معاشرتی علوم

5

پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جملہ حقوق بحق پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور محفوظ ہیں۔

اس کتاب کا کوئی حصہ نقل یا ترجمہ نہیں کیا جاسکتا اور نہ ہی اسے ٹیسٹ پیپرز، گائیڈ بکس، خلاصہ جات، نوٹس یا امدادی کُتب کی تیاری میں استعمال کیا جاسکتا ہے۔

فہرست مضامین

باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ	باب	عنوان	صفحہ
1	جغرافیہ	1	4	تاریخ	26	7	ثقافت	53
2	پاکستان کے طبعی خطہ جات	10	5	وفاقی طرزِ حکومت	39	8	معاشیات	65
3	پاکستان کی آب وہوا	18	6	ذرائع ابلاغ	46		فرہنگ	74

مصنفین

- **ڈاکٹر صفدر علی شیرازی**، پی ایچ ڈی (جغرافیہ)، ایسوسی ایٹ پروفیسر (جغرافیہ)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- **محمد حسین چوہدری**، ایم اے (اکنامکس)، ماسٹر ٹرینر، تربیتی ادارہ ذرائع آب پاشی، لاہور
- **ڈاکٹر اختر حسین سندھو**، پی ایچ ڈی (ہسٹری)، پروفیسر آف ہسٹری، گورنمنٹ اسلامیہ کالج سول لائنز، لاہور
- **رحمان اللہ چوہدری**، ایم اے (پولیٹیکل سائنس)، پروفیسر آف پولیٹیکل سائنس

نظرِ ثانی

- **ڈاکٹر محبوب حسین**، پی ایچ ڈی (ہسٹری)، ایسوسی ایٹ پروفیسر (ہسٹری/ پاکستان سٹڈیز)، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- **پروفیسر زاہد عزیز خان**، ایم اے (پولیٹیکل سائنس)، ہیڈ آف ڈیپارٹمنٹ (پولیٹیکل سائنس/ ماس کمیونیکیشن)، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج ٹاؤن شپ، لاہور
- **ڈاکٹر عظمت حیات**، پی ایچ ڈی (اکنامکس)، اسسٹنٹ پروفیسر آف اکنامکس، پنجاب یونیورسٹی، لاہور
- **پروفیسر محمد علیم اظہر**، ایم ایس سی (جغرافیہ)، گورنمنٹ کالج سبزہ زار، لاہور
- **ملک محمد شریف**، ایم اے (ہسٹری/ معاشیات)، ایم ایڈ، سینئر ماہرِ مضمون، گورنمنٹ ہائی سکول، کھاریانوالہ، ضلع شیخوپورہ

مدیر

- **سیّد افتخار الحق**، ایم ایس سی (جغرافیہ)، ایم ایڈ، پرنسپل گورنمنٹ ہائی سکول، تلونڈی، ضلع قصور

ڈائریکٹر (مینو سکرپٹس) : مسز نثار قمر — نگرانِ طباعت : شمس الرحمان، ماہرِ مضمون (جغرافیہ)، پی سی ٹی بی، لاہور

ڈپٹی ڈائریکٹر (گرافکس) / آرٹسٹ : عائشہ وحید — لے آوٹ سیٹنگ: حافظ انعام الحق

تیار کردہ: پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور — ناشر : پنجاب کریکولم اینڈ ٹیکسٹ بک بورڈ، لاہور

جغرافیہ

باب 1

پاکستان کا محلِّ وقوع

کسی مُلک کا محلِّ وقوع، اُس کی آب و ہوا اور زمینی خصوصیات پر گہرا اثر ڈالتا ہے۔ اس کے علاوہ وہاں کے رہنے والے لوگوں کی زندگی اور رہن سہن کے طریقوں پر بھی محلِّ وقوع کا بڑا اثر ہوتا ہے۔ جیسا کہ ہم جانتے ہیں دنیا میں سات بڑے خشکی کے قطعے ہیں۔ اِن قطعہ جات کو ''برِّاعظم'' کہتے ہیں، جن کے نام ایشیا، یورپ، شمالی امریکہ، جنوبی امریکہ، افریقہ، آسٹریلیا اور انٹارکٹیکا ہیں۔ پاکستان دنیا کے سب سے بڑے براعظم ایشیا میں واقع ہے۔ ہمارا ملک جنوبی ایشیا کے شمال مغرب اور مغرب میں واقع ہے۔ پاکستان کے شمال میں چین، مشرق میں بھارت، مغرب میں افغانستان اور ایران، جنوب میں بحیرۂ عرب واقع ہے۔ پاکستان کا کل رقبہ 7,96,096 مربع کلومیٹر ہے جبکہ حالیہ اکنامک سروے آف پاکستان (2018-19) کے مطابق پاکستان کی آبادی 21 کروڑ 20 لاکھ سے زائد ہے۔

خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد

گلوب یا نقشہ پر کسی علاقہ یا ملک کے محلِّ وقوع کو جاننے کے لیے کچھ فرضی خطوط کھینچے گئے ہیں۔ شرقاً غرباً کھینچے گئے فرضی خطوط کو خطوطِ عرض بلد اور شمالاً جنوباً کھینچے گئے فرضی خطوط کو خطوطِ طول بلد کہتے ہیں۔ اِن خطوط کی مدد سے کسی جگہ کا محلِ وقوع آسانی سے معلوم کیا جاسکتا ہے۔

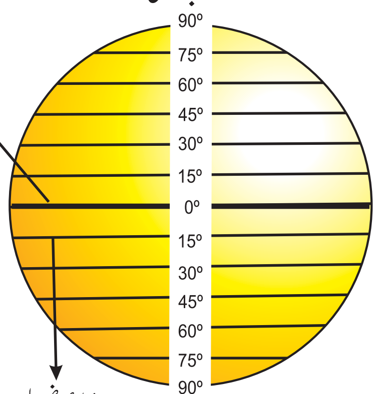

عرض بلد

خطوطِ عرض بلد تعداد میں 180° ہیں۔ سب سے بڑا خط جو زمین کے گرد شرقاً غرباً کھینچا ہوا ہے اسے ''خطِ استوا'' کہتے ہیں۔ خطِ استوا کا درجہ صفر ہوتا ہے۔ 90° خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے شمال میں اور 90° خطوطِ عرض بلد خطِ استوا کے جنوب میں ہوتے ہیں۔

طول بلد

خطوطِ طول بلد کے درجوں کا حساب انگلستان کے شہر گرینچ (Greenwich) پر سے گزرنے والے فرضی خط سے کیا جاتا ہے۔ اسے بھی خطِ استوا کی طرح صفر کا درجہ دیا جاتا ہے۔ خطوطِ طول بلد °360 ہیں۔ °180 گرینچ کے مشرق میں اور °180 مغرب میں ہیں۔ جب ہم کہتے ہیں کہ فلاں شہر اتنے طول بلد پر واقع ہے تو اس کے معنی یہ ہوتے ہیں کہ یہ شہر گرینچ سے مشرق یا مغرب کی جانب اتنے درجے طول بلد پر واقع ہے۔

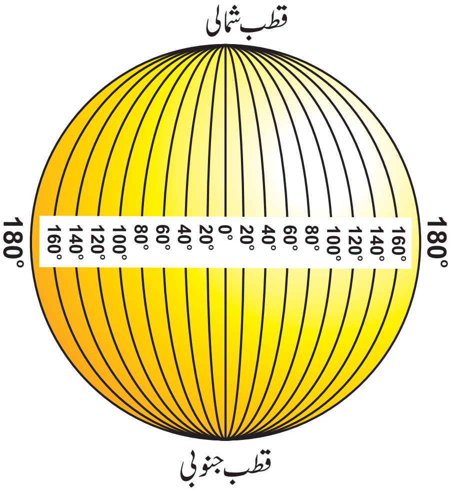

خطوطِ طول بلد اور خطوطِ عرض بلد کی مدد سے نقشہ میں کسی جگہ کو تلاش کرنا بہت آسان ہو جاتا ہے۔ نقشہ میں دیکھیں تو پتا چلتا ہے کہ پاکستان قریباً ′42-23 شمالی عرض بلد سے ′55-36 شمالی عرض بلد اور ′45-°60 مشرقی طول بلد سے ′26-°75 مشرقی طول بلد کے درمیان واقع ہے۔

عرض بلد اور طول بلد کے اہم خطوط

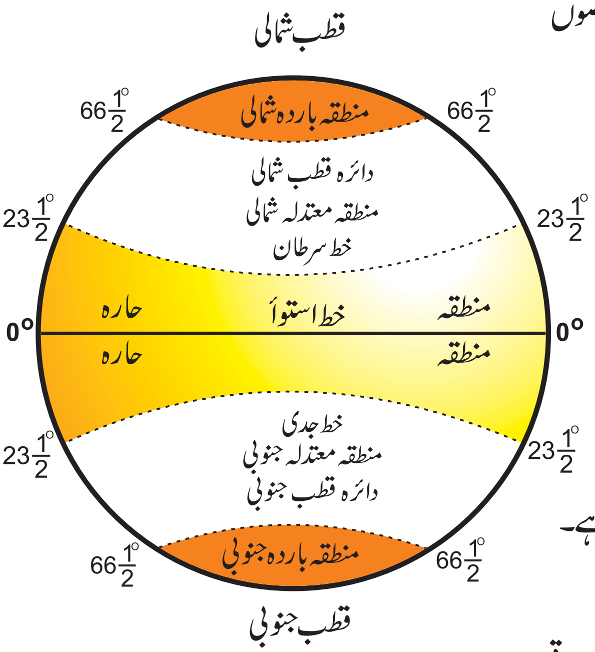

خطِ استوا

یہ صفر درجے کا عرض بلد ہے جو زمین کو دو برابر حصوں میں تقسیم کرتا ہے۔

خطِ سرطان

یہ خط، خطِ استوا سے $23\frac{1}{2}^{\circ}$ شمال میں واقع ہے۔

خطِ جدی

یہ خط، خطِ استوا سے $23\frac{1}{2}^{\circ}$ جنوب میں واقع ہے۔

دائرہ قطب شمالی

دائرہ قطب شمالی خطِ استوا سے $66\frac{1}{2}^{\circ}$ شمال میں واقع ہے۔

دائرہ قطب جنوبی

دائرہ قطب جنوبی خطِ استوا سے $66\frac{1}{2}^{\circ}$ جنوب میں واقع ہے۔

خطِ نصف النہارِ اعظم

یہ فرضی خط انگلستان کے شہر گرینچ پر سے گزرتا ہے اور عموداً خطِ استوا کو کاٹتا ہوا قطبِ شمالی کو قطبِ جنوبی سے ملاتا ہے۔ اس کا درجہ بھی صفر مانا گیا ہے۔

طول بلد اور وقت

طول بلد کے لحاظ سے دنیا کا وقت 24 ٹائم زونز (Time Zones) میں تقسیم کیا گیا ہے۔ وقت کے 12 ٹائم زونز گرینچ کے مشرق میں اور 12 ٹائم زونز گرینچ کے مغرب میں واقع ہیں۔ دنیا کے تمام ممالک خطِ نصف النّہارِ اعظم کے مطابق اپنا معیاری وقت مقرر کرتے ہیں۔ عالمی معیاری وقت چونکہ گرینچ سے لیا جاتا ہے اس لیے جوں جوں ہم گرینچ سے مشرق کی طرف بڑھتے جائیں تو وقت میں اضافہ ہوتا جاتا ہے جبکہ مغرب کی طرف جاتے ہوئے وقت میں کمی ہوتی جاتی ہے۔

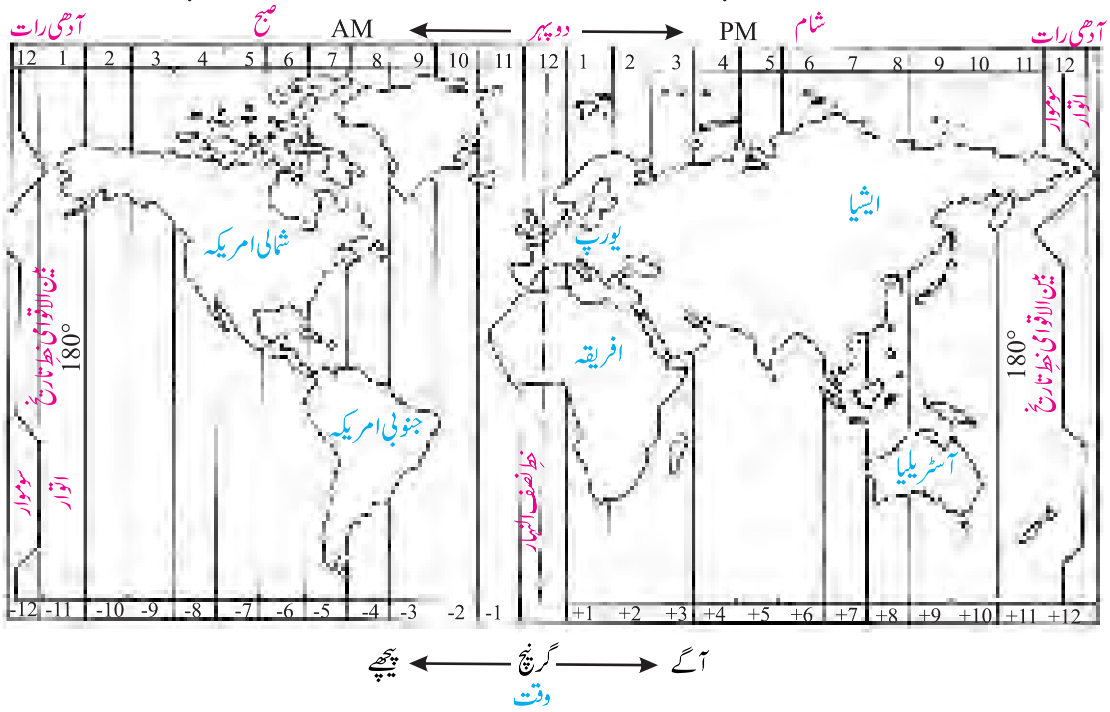

پاکستان کے محلِ وقوع کی اہمیت

اسلامی جمہوریہ پاکستان محلِ وقوع کے اعتبار سے دنیا کا ایک اہم ملک ہے۔ جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کے مشرق میں بھارت، شمال میں چین، مغرب میں افغانستان اور ایران اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ پاکستان اور اُس کے ہمسایہ ممالک کو اس خطے میں اہم مقام حاصل ہے۔ پاکستان کو اپنے محلِ وقوع کے لحاظ سے نہ صرف جنوبی ایشیا بلکہ پوری دُنیا

میں اہم حیثیت حاصل ہے۔

پاکستان کا محلِّ وقوع

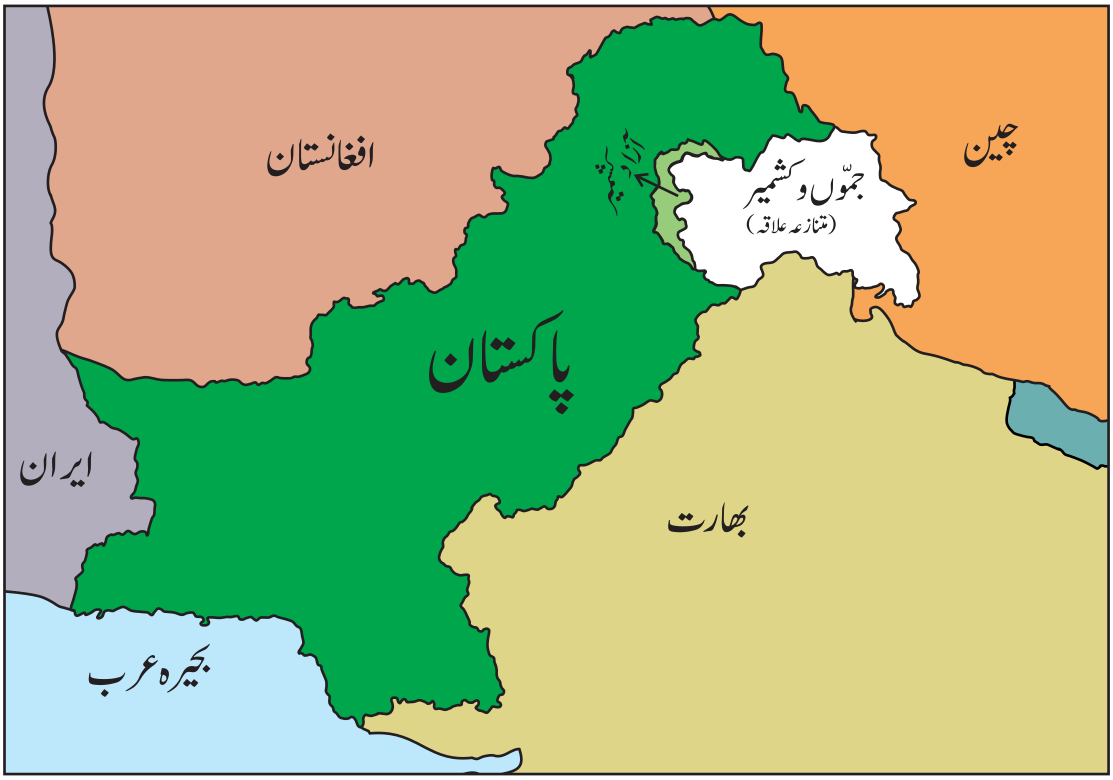

نقشہ

کاغذ پر بنائے گئے زمین کے کسی بڑے یا چھوٹے حصے کے خاکہ یا رواجی تصویر کو نقشہ کہا جاتا ہے۔ نقشہ دراصل زمین کی سطح یا اُس کے کسی ایک حصہ کا عکس ہوتا ہے، اس سے ہمیں یہ پتہ چلتا ہے کہ کوئی خاص مقام یا جگہ کہاں واقع ہے۔

نقشہ کی اقسام

ہم نقشہ کو مختلف ضروریات اور مقاصد کے لیے بناتے اور استعمال کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے نقشہ کی مختلف اقسام ہیں۔ اپنے ملک پاکستان میں سفر کرنے کے لیے ہمیں ایسا نقشہ چاہیے جس پر بڑے بڑے شہر، سڑکیں وغیرہ دکھائے گئے ہوں۔ اسی طرح ہم اپنے گاؤں کا نقشہ بنائیں تو اس میں گھر، گلیاں، کھیت اور مسجد وغیرہ کو بہتر طریقے سے دکھایا جانا چاہیے۔ نقشہ کی تین بڑی اقسام ہیں:

1۔ تقسیمی نقشہ 2۔ سیاسی نقشہ 3۔ طبعی نقشہ

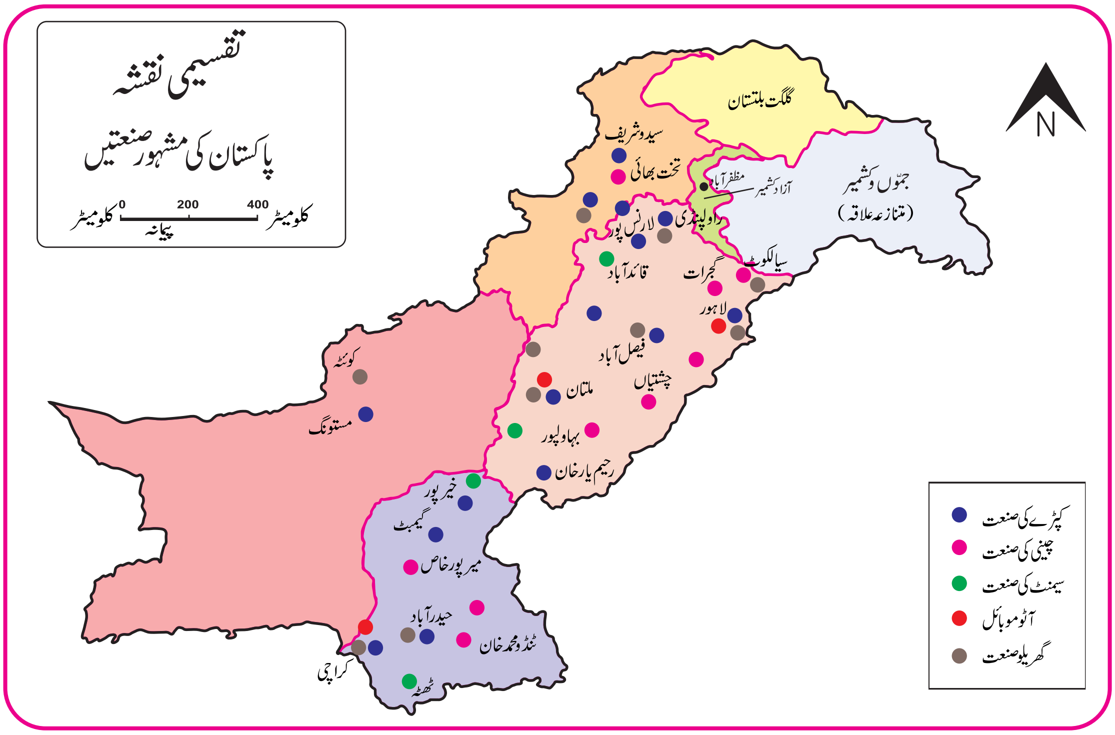
تقسیمی نقشہ
پاکستان کی مشہور صنعتیں
کلومیٹر 0 200 400 کلومیٹر
پیمانہ
N
گلگت بلتستان
جموں و کشمیر
(متنازعہ علاقہ)
آزاد کشمیر
مظفر آباد
سیدو شریف
تخت بھائی
راولپنڈی
لارنس پور
قائد آباد
گجرات
سیالکوٹ
لاہور
فیصل آباد
چشتیاں
ملتان
بہاولپور
رحیم یار خان
کوئٹہ
مستونگ
خیر پور
گمبٹ
میرپور خاص
حیدر آباد
ٹنڈو محمد خان
کراچی
ٹھٹہ
کپڑے کی صنعت
چینی کی صنعت
سیمنٹ کی صنعت
آٹوموبائل
گھریلو صنعت

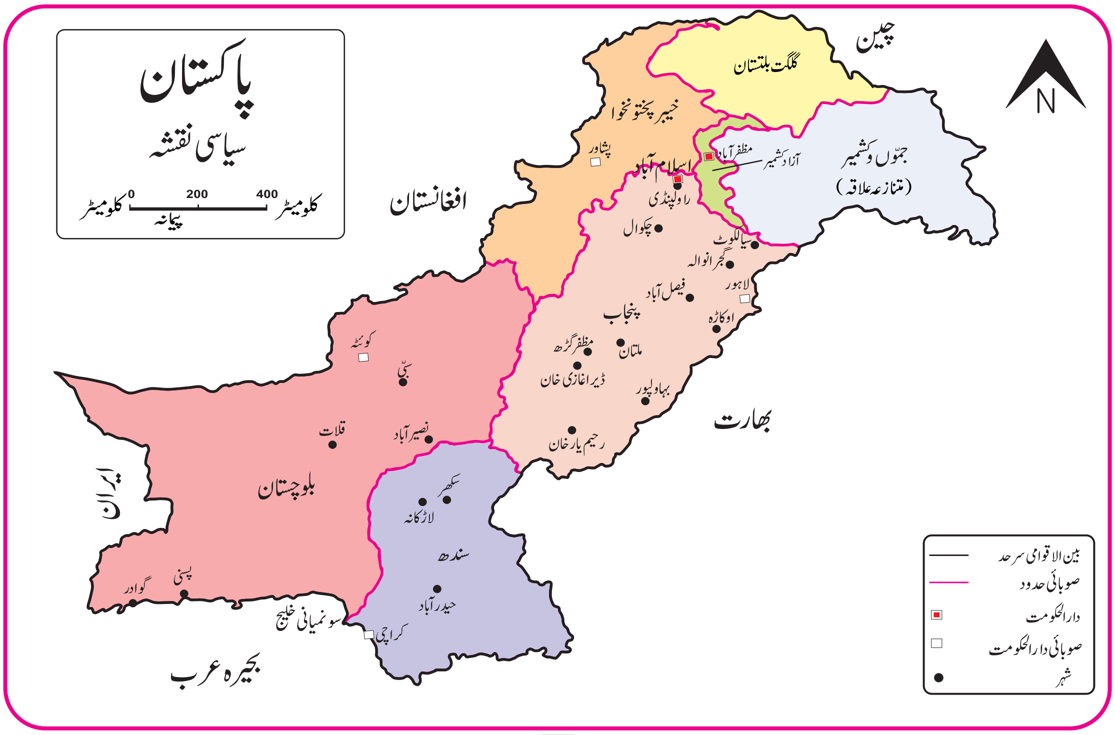
پاکستان
سیاسی نقشہ
کلومیٹر 0 200 400 کلومیٹر
پیمانہ
N
چین
گلگت بلتستان
خیبر پختونخوا
پشاور
اسلام آباد
مظفر آباد
آزاد کشمیر
جموں و کشمیر
(متنازعہ علاقہ)
افغانستان
راولپنڈی
چکوال
سیالکوٹ
گجرانوالہ
لاہور
فیصل آباد
اوکاڑہ
پنجاب
مظفر گڑھ
ملتان
ڈیرہ غازی خان
بہاولپور
رحیم یار خان
بھارت
کوئٹہ
سبی
قلات
نصیر آباد
بلوچستان
ایران
سکھر
لاڑکانہ
سندھ
حیدر آباد
کراچی
پسنی
گوادر
سونمیانی خلیج
بحیرہ عرب
بین الاقوامی سرحد
صوبائی حدود
دارالحکومت
صوبائی دارالحکومت
شہر

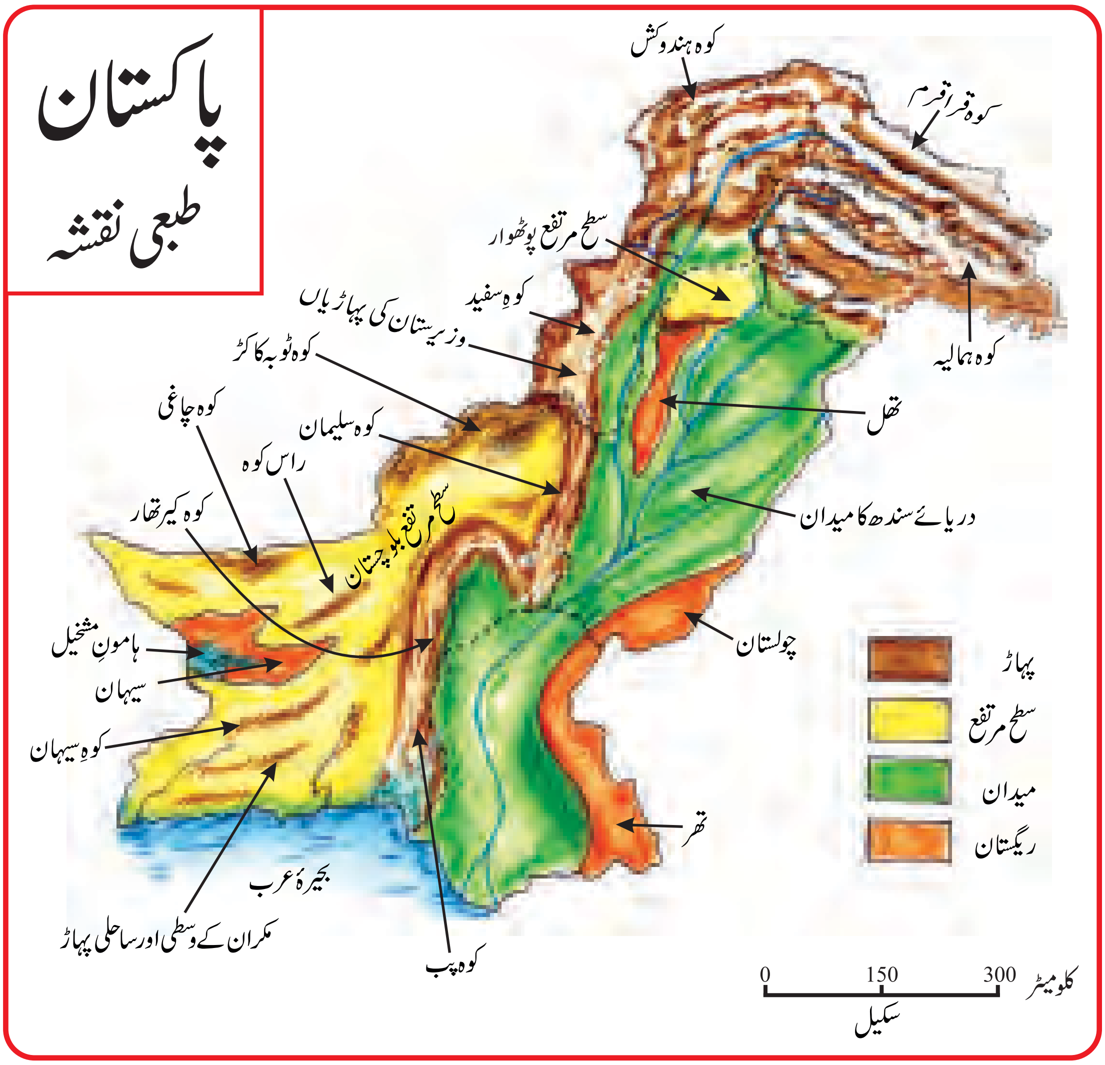

نقشہ کے اجزاء

سمتیں، عُنوان، پیمانہ، عرض بلد اور طول بلد، علامات، علامتی فہرست

1۔ سمتیں

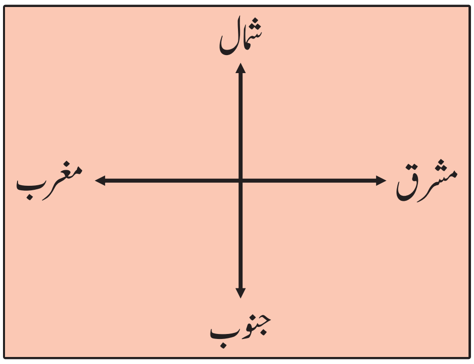

سمتیں نقشہ کی بنیاد ہیں۔ مشرق، مغرب، شمال اور جنوب بنیادی سمتیں ہیں۔ سمتیں ہمیں یہ معلوم کرنے میں مدد دیتی ہیں کہ نقشہ پر ایک مقام دوسرے مقام سے کس جانب واقع ہے۔

2۔ عنوان

ہر نقشہ کا عنوان ہوتا ہے۔ نقشہ کے عنوان سے پتا چلتا ہے کہ یہ کس علاقے، شہر صوبے، ملک کا نقشہ ہے۔

3۔ پیمانہ

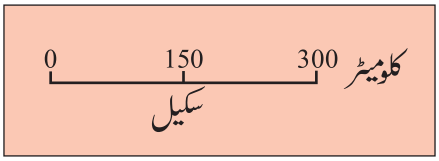

زمین کے فاصلوں کو نقشہ پر چھوٹے فاصلوں سے نسبت دی جاتی ہے، اسے پیمانہ کہتے ہیں۔

4۔ عرض بلد اور طول بلد

زمین پر موجود مقامات کے محلِ وقوع کو نقشہ پر لکیروں کی مدد سے بیان کیا جاتا ہے۔ اِن لکیروں کو طول بلد اور عرض بلد کہتے ہیں۔

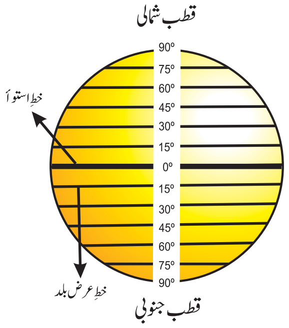

خطوطِ عرض بلد

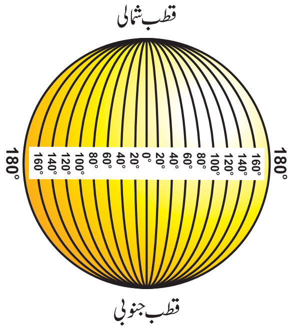

خطوطِ طول بلد

5۔ علامات

زمین پر موجود قدرتی اور ثقافتی آثار نقشہ پر علامات کی مدد سے دکھائے جاتے ہیں۔ ان کو رواجی علامات بھی کہتے ہیں۔

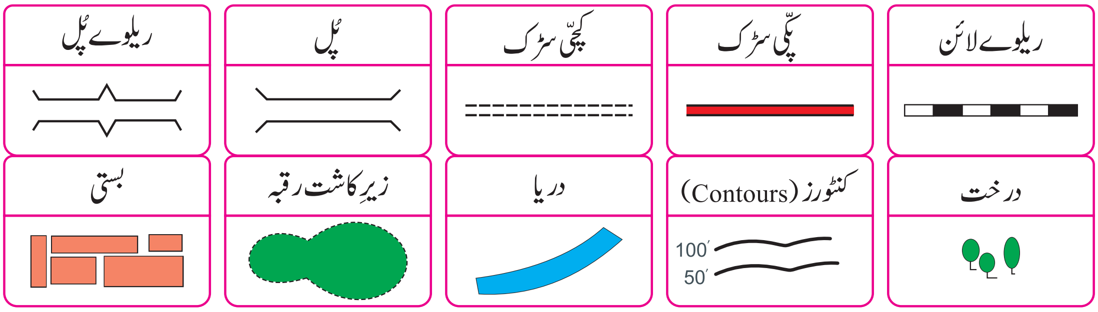

علامات

6۔ علامتی فہرست

نقشہ پر استعمال کی گئی علامات کو ایک فہرست کی صورت میں نقشے پر دکھایا جاتا ہے جسے علامتی فہرست کہا جاتا ہے۔ اس سے نقشہ ہم آسانی سے پڑھ سکتے ہیں۔

مشقی سوالات

-1 مختصر جواب دیں:

-i کسی ملک کے محلِ وقوع سے کیا مراد ہے؟

-ii پاکستان کا محلِ وقوع بیان کریں۔

-2 خالی جگہ پُر کریں:

-i پاکستان کا کل رقبہ......................مربع کلومیٹر ہے۔

-ii پاکستان کی کُل آبادی......................کروڑ ہے۔

-iii خطوطِ عرض بلد کی تعداد......................ہے۔

-iv خطوطِ طول بلد کی تعداد......................ہے۔

-v منطقہ حارہ خطِ استوا کے دونوں طرف خطِ..................................اور خطِ جدی کے درمیان واقع ہے۔

-3 دُرست بیان کے آگے (✓) کا نشان لگائیں اور غلط کے آگے (X) کا نشان لگائیں:

-i خطِ استوا سے 23.5° درجے شمال میں گزرنے والے خط کو خطِ سرطان کہتے ہیں۔

-ii خطوطِ طول بلد تعداد میں 360 ہوتے ہیں۔

-iii ہم سورج سے ٹھنڈک حاصل کرتے ہیں۔

-iv خطوطِ عرض بلد کے درجوں کا حساب انگلستان کے شہر برمنگھم سے لگایا جاتا ہے۔

-v خطِ استوا کا درجہ صفر مانا جاتا ہے۔

عملی کام (سرگرمیاں)

-i اپنے استاد کی رہنمائی میں طلبہ دنیا کے نقشہ یا گلوب سے خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد تلاش کریں۔

-ii طلبہ کسی گول شکل یا ایک ٹینس بال پر خطوطِ عرض بلد اور خطوطِ طول بلد بنائیں۔

-iii اُستاد طلبہ کو اٹلس آف پاکستان کی مدد سے پڑوسی ممالک تلاش کرنا سکھائیں۔

-iv اُستاد ایک نقشے کی مدد سے طلبہ کو آریائی قوم کی برصغیر میں آمد کے بارے میں آگاہ کرے۔

v- اُستاد نیچے دیے گئے نقشے کی مدد سے طلبہ کو پاکستان کی قدیم تہذیبوں کی نشاندہی کروائے۔

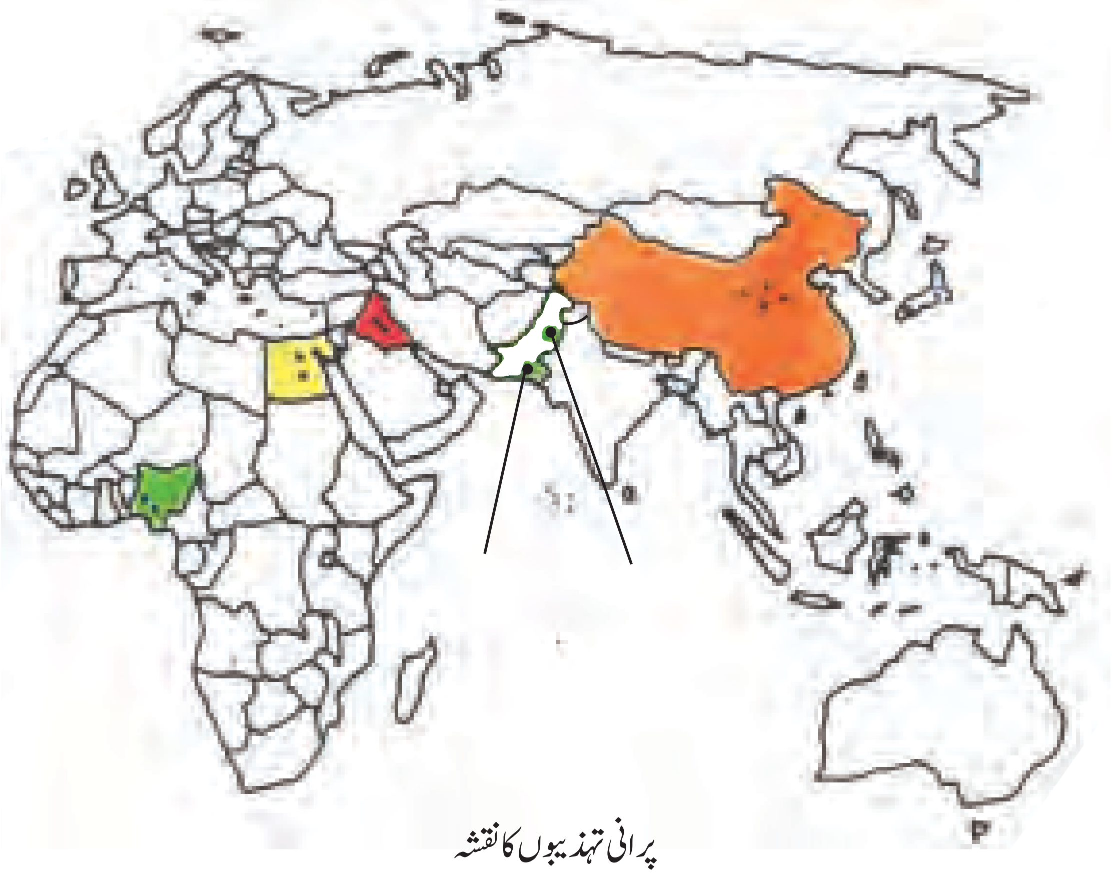

پرانی تہذیبوں کا نقشہ

پاکستان کے طبعی خطہ جات

باب 2

ہماری زمین پر پائے جانے والے مختلف علاقہ جات جن کی سطحِ زمین، آب وہوا، زرعی پیداوار اور انسانوں کے رہن سہن کے طریقے وغیرہ قریباً ایک جیسے یا ملتے جلتے ہوں، جغرافیائی لحاظ سے ایک خطہ کہلاتے ہیں۔

سطح کے لحاظ سے پاکستان کے اہم طبعی خطے

پاکستان کو مختلف حالات اور خدوخال کی وجہ سے پانچ حصّوں یا خطوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

1۔ پہاڑی سلسلے
2۔ سطح مرتفع پوٹھوار اور سطح مرتفع بلوچستان
3۔ دریائے سندھ کا میدان
4۔ صحرا یا ریگستان
5۔ ساحلی علاقے

ان کی تفصیل درج ذیل ہے:

1۔ پہاڑی سلسلے

صفحہ 11 پر دیے گئے نقشہ میں گہرے بھورے رنگ سے جو علاقہ دکھایا گیا ہے وہ پاکستان کا شمال اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ ہے۔ پاکستان کے شمال میں بلند پہاڑوں کا سلسلہ پھیلا ہوا ہے جسے ''کوہ ہمالیہ'' کہتے ہیں۔ اس کے شمال اور شمال مغرب میں ''کوہِ قراقرم'' اور ''کوہِ ہندوکش'' ہیں۔

قراقرم کے پہاڑ پاکستان کے شمالی علاقے لداخ اور گلگت میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ پہاڑ بہت بلند ہیں۔ ان کی چوٹیاں گرمیوں کے موسم میں بھی برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ اِنھی پہاڑوں میں پاکستان کی سب سے بلند چوٹی کے-ٹو (K-2) واقع ہے۔ یہ چوٹی دنیا میں بلندی کے لحاظ سے دوسرے نمبر پر ہے۔

شاہراہِ قراقرم

قراقرم کے پہاڑوں کے درمیان گلگت کی وادی ہے۔ یہاں دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینوں میں بہت زیادہ سردی پڑتی ہے۔ اِنھی بلند پہاڑوں میں سے پاکستان نے اپنے دوست ہمسایہ ملک چین کی مدد سے ایک سڑک بنائی ہے جسے ''شاہراہِ قراقرم'' یا ''شاہراہِ ریشم'' کہتے ہیں۔ اس شاہراہ کی بدولت پاکستان اور چین کے درمیان تجارت میں اضافہ ہو رہا ہے۔

پاکستان کے طبعی خدوخال کا نقشہ

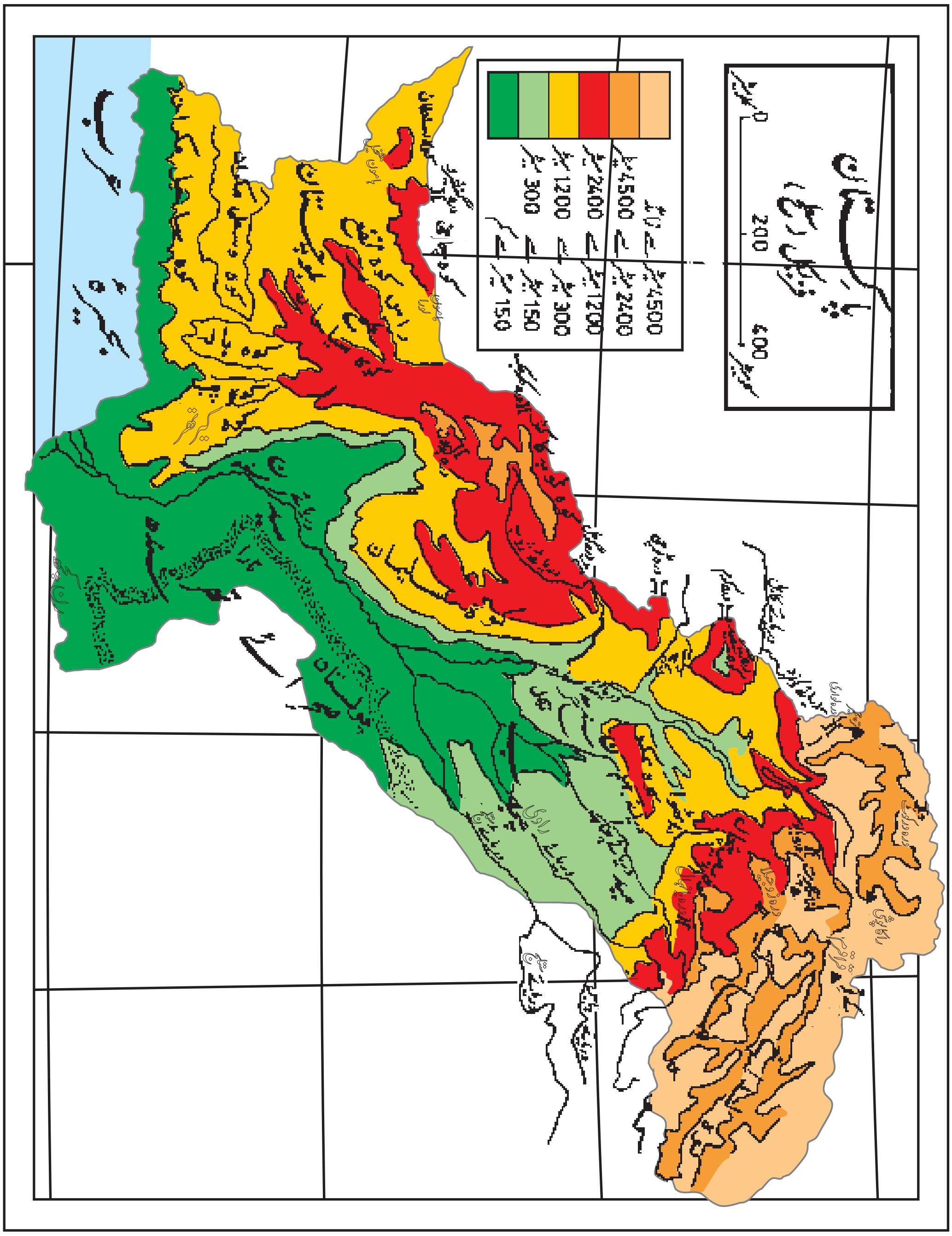

اٹلس آف پاکستان فرسٹ ایڈیشن 1985ء پرنٹرز: ڈائرکٹر میپ پبلیکیشن، راولپنڈی

شمالی بلند پہاڑی سلسلوں کے جنوب میں مری اور ہزارہ کی پہاڑیاں واقع ہیں۔ مری، ایبٹ آباد، نتھیا گلی، ایوبیہ، کاغان، سوات اور چترال جیسی خوبصورت وادیاں انہی پہاڑیوں میں واقع ہیں۔ یہ علاقے ملک بھر سے آنے والے لوگوں کو سیر و سیاحت کی سہولت دیتے ہیں۔

مری کا علاقہ

مغربی شاخوں میں ''کوہِ سلیمان'' اور ''کوہِ کیرتھار'' شامل ہیں۔

کوہ سلیمان کا سارا پہاڑی سلسلہ بنجر ہے۔ بارش کم ہونے کی وجہ سے یہاں زیادہ درخت نہیں اُگتے، البتہ تھوڑی بہت گھاس اور کانٹے دار جھاڑیاں اُگتی ہیں جن پر بھیڑیں اور بکریاں پالی جاتی ہیں۔

کوہ سلیمان کے جنوب میں کوہِ کیرتھر پھیلا ہوا ہے جو بلوچستان کو سندھ سے جُدا کرتا ہے۔ کوہ سلیمان کے پار جانے کے لیے پہاڑوں میں قدرتی راستے ہیں جنھیں ہم ''درّے'' کہتے ہیں۔ اِن میں درّۂ ٹوچی، درّۂ گومل اور درّۂ بولان مشہور ہیں۔ اس علاقے کی بیشتر تجارت انہی درّوں کے راستے ہوتی ہے۔

کوہ سلیمان

2۔ سطح مرتفع

ایسے علاقے پاکستان کے دو حصّوں میں پائے جاتے ہیں:

1۔ سطح مرتفع پوٹھوار
2۔ سطح مرتفع بلوچستان

سطح مرتفع پوٹھوار

دریائے جہلم اور دریائے سندھ کے درمیان شمالی حصّہ میں سطح مرتفع پوٹھوار واقع ہے۔ اِس میں چکوال، جہلم، راولپنڈی اور اٹک کے اضلاع شامل ہیں۔

پوٹھوار کی سطح زمین برساتی نالوں اور بارشوں کی وجہ سے کٹی پھٹی ہے۔ یہ زمین کہیں سے نرم اور کہیں سے سخت پتھریلی ہے، کہیں چھوٹی چھوٹی پہاڑیاں ہیں۔ اس لیے یہ زمین کاشت کے لیے اچھی نہیں ہے، البتہ ان علاقوں سے معدنی تیل، گیس، نمک اور دیگر معدنیات ملتی ہیں۔

سطح مرتفع پوٹھوار

سطح مرتفع پوٹھوار کے جنوب میں کوہستانِ نمک کا پہاڑی سلسلہ واقع ہے۔ یہ دریائے جہلم کے مغربی کنارے سے شروع ہوکر صوبہ خیبر پختونخوا کے ضلع بنوں تک پھیلا ہوا ہے۔ یہ کم بلند پہاڑی سلسلہ ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ جہلم، خوشاب اور میانوالی وغیرہ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ اسی پہاڑی سلسلہ میں دنیا کی دوسری بڑی نمک کی کان "کھیوڑہ سالٹ مائن" واقع ہے۔

سطح مرتفع بلوچستان

کوہِ سلیمان اور کوہ کیرتھر کے مغرب کی طرف سطح مرتفع بلوچستان واقع ہے۔ اس کی سطح پتھریلی اور ریتلی ہے۔ خشک پہاڑیوں کا یہ سلسلہ شمال مشرق سے جنوب مغرب کی طرف پھیلا ہوا ہے۔ یہ علاقہ معدنی اعتبار سے بہت اہم ہے اور یہاں سے تانبا، گندھک، قدرتی گیس اور کوئلہ نکالا جاتا ہے۔

اِس سطح مرتفع کے وسط میں نمکین پانی کی ایک جھیل ہے جس میں چند ندی نالے آ کر گرتے ہیں۔ یہاں کی آب وہوا گرمیوں میں گرم خشک اور سردیوں میں سرد خشک ہے۔ بارش بہت کم ہوتی ہے۔ تاہم جہاں پانی دستیاب ہے وہاں پھلوں کے باغات لگائے جاتے ہیں۔ چشموں کے پانی کو کاریز (ڈھکا ہوا پانی کا کھال) کے ذریعے باغوں اور کھیتوں کو دیا جاتا ہے۔ اس علاقے میں زیارت جیسا صحت افزاء مقام ہے۔

3۔ دریائے سندھ کا میدان

اس وسیع میدان کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جاتا ہے:

i۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان
ii۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان

i۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان

یہ میدان پاکستان کی مشرقی سرحد سے مغرب کی طرف کوہ سلیمان تک اور جنوب میں ضلع بہاولپور کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔ اِس علاقہ کو دریائے سندھ، دریائے جہلم، دریائے چناب، دریائے راوی اور دریائے ستلج سیراب کرتے ہیں۔ یہ ایک ہموار میدان ہے۔ یہ میدان دریاؤں کی لائی ہوئی زرخیز اور نرم مٹی سے بنا ہے۔

دریائے سندھ کا بالائی میدان

پنجاب کے مشرقی علاقوں میں سالانہ بارش کم ہوتی ہے جو فصلوں کی کاشت کے لیے کافی نہیں ہے۔ بارش کی اِس کمی کو دریاؤں سے نہریں نکال کر پورا کیا گیا ہے۔ اِن میدانی حصّوں میں نہروں کا جال بچھا ہوا ہے۔

ii۔ دریائے سندھ کا زیریں میدان

صوبہ پنجاب کا جنوبی حصّہ اور صوبہ سندھ دریائے سندھ کا ''زیریں میدان'' کہلاتا ہے۔ یہ بھی ہموار میدان ہے۔ اِس علاقے کو دریائے سندھ سیراب کرتا ہے۔ اِس میدانی علاقے کا شمالی حصّہ جنوبی حصّے کی نسبت بلند ہے۔ گدّو، سکھر اور کوٹری کے قریب دریائے سندھ پر بند باندھ کر بہت سی نہریں نکالی گئی ہیں۔

دریائے سندھ کا زیریں میدان

دریائے سندھ کے میدان کا یہ حصّہ بھی نرم اور زرخیز مٹی سے بنا ہوا ہے، مگر بارش کم ہونے کی وجہ سے یہاں کی زمین مدتوں بیکار رہی اور لوگ خانہ بدوشوں کی طرح زندگی گزارتے اور بھیڑ بکریاں پال کر گزارہ کرتے رہے۔

4۔ صحرا یا ریگستان

صحرا ایسے علاقے کو کہا جاتا ہے جہاں بارش 10 انچ (254 ملی میٹر) سالانہ سے کم ہوتی ہے۔ دریائے سندھ کا زیریں مشرقی حصہ ریتلا ہے۔ اِس کو 'تھر' کہتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں دو صحرا چولستان اور تھل واقع ہیں۔ چولستان کا صحرا بہاولنگر، بہاولپور اور رحیم یار خاں وغیرہ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ یہ صحرا دریائے ستلج کے جنوب میں واقع ہے۔ تھل کا صحرائی علاقہ دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان خوشاب، بھکر، جھنگ، لیہ اور مظفر گڑھ کے اضلاع پر مشتمل ہے۔ صحرا میں ریت کے ٹیلے پائے جاتے ہیں۔

دراوڑ کا قلعہ

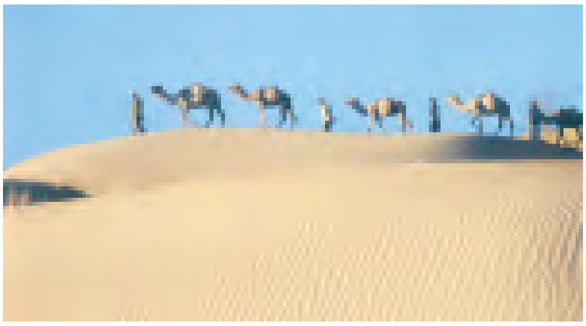

چولستان کا صحرا

5۔ ساحلی علاقہ جات

صوبہ سندھ اور صوبہ بلوچستان کے ساتھ بحیرۂ عرب واقع ہے۔ بحیرۂ عرب کے ساحل کے ساتھ ساتھ میدانی علاقہ واقع ہے، اِسے ''ساحلی میدان'' کہتے ہیں۔ پاکستان کا ساحلی علاقہ قریباً ایک ہزار پچاس کلومیٹر لمبا ہے۔ کراچی، بن قاسم اور گوادر پاکستان کی اہم بندرگاہیں اِسی خطّے میں واقع ہیں۔ ساحلی علاقوں کے زیادہ تر لوگوں کا پیشہ ماہی گیری ہے۔

گوادر پورٹ

پاکستان کا ساحلی علاقہ

پاکستان کے طبعی خطوں کے لوگوں کی زندگی

میدانی علاقوں کا موسمِ گرما گرم اور موسمِ سرما سرد ہوتا ہے۔ اہم پیشہ زراعت ہے۔ لوگ موسم کے مطابق خوراک اور لباس استعمال کرتے ہیں۔ یہ گنجان آباد علاقے ہیں۔ صحرائی علاقوں میں موسم گرما شدید ہوتا ہے۔ دن کے وقت گرم لُو چلتی ہے۔ یہاں بارش کم ہوتی ہے۔ ان علاقوں کے لوگوں کا اہم ذریعہ معاش بھیڑ بکریاں پالنا ہے۔

پہاڑی علاقوں میں موسم سرما سرد ترین ہوتا ہے، اس موسم میں یہاں برف باری ہوتی ہے۔ ان علاقوں میں سرد آب و ہوا کی وجہ سے گرم علاقوں کے لوگ یہاں سیاحت کے لیے آتے ہیں۔ یہاں کے لوگوں کا اہم پیشہ کان کنی، گلہ بانی، ہوٹل اور سیاحتی خدمات ہیں۔ یہ علاقے مختلف اقسام کے پھلوں کے لیے مشہور ہیں، مثلاً انگور، سیب اور ناشپاتی وغیرہ۔ ان علاقوں میں معدنی وسائل کی فراوانی ہے۔

باہمی انحصار

باہمی انحصار سے مراد افراد کا اپنی ضروریات پوری کرنے کے لیے ایک دوسرے پر انحصار کرنا ہے۔کہا جاتا ہے کہ انسان ایک معاشرتی حیوان ہے اور وہ اپنی کئی ضروریات کے لیے دوسروں کا محتاج ہے۔انسان کی اجتماعی زندگی باہمی تعلقات کی وجہ سے قائم ہے۔معاشرے میں لوگ مختلف پیشوں سے منسلک ہوتے ہیں مثلاً کوئی اناج اُگاتا ہے تو کوئی کپڑا بُنتا ہے، کوئی تجارت کرتا ہے تو کوئی صنعت وحرفت سے وابستہ ہے ان سب کا انحصار ایک دوسرے پر ہوتا ہے۔اِسی طرح ہمارے مُلک میں بھی لوگ مختلف پیشوں سے وابستہ ہیں جن کا انحصار ایک دوسرے پر ہے۔دُنیا میں کچھ ممالک معدنی وسائل مثلاً تیل، گیس اور کچھ زرعی پیداوار میں خود کفیل ہیں۔وسائل کی یہی تقسیم باہمی انحصار کا سبب بنتی ہے۔

مشقی سوالات

1۔ سوالات کے جواب دیں:

i- دریائے سندھ کے بالائی اور زیریں میدان کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

ii- پاکستان کی سطح زمین کو کتنے طبعی حصّوں میں تقسیم کیا گیا ہے؟

iii- ساحلی علاقے کن صوبوں میں واقع ہیں؟

iv- دریائے سندھ کے میدان کی خصوصیات بیان کریں۔

v- باہمی انحصار کی تعریف کریں۔

2۔ خالی جگہ پُر کریں:

i- پاکستان میں سطح کے لحاظ سے.......................... حصے یا خطے ہیں۔

ii- کوہ ہمالیہ کا سلسلہ پاکستان کے.......................... میں ہے۔

iii- پاکستان کی سب سے بلند چوٹی.......................... ہے۔

iv- قراقرم کے پہاڑوں کے درمیان.......................... کی وادی ہے۔

3۔ صحیح پر (✓) اور غلط پر (X) کا نشان لگائیں۔

i- پاکستان اور چین نے مل کر شاہراہ ریشم کی تعمیر کی ہے۔

ii- کوئٹہ، چمن اور زیارت سطح مرتفع پوٹھوار کے علاقے ہیں۔

iii- پاکستان کے تین صوبوں کی سرحدیں سمندر سے ملتی ہیں۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i- دنیا کے نقشہ پر ایک جیسی خصوصیات والے طبعی خطوں کو تلاش کریں۔

ii- اپنے اُستاد کی مدد سے اپنے بزرگوں سے یا رہنمائے سیاحت کتاب سے زمانہ حال کی کچھ معلومات حاصل کریں اور ان کو اپنی نوٹ بک میں لکھیں۔

iii- کلاس میں طلبہ دو گروپوں میں تقسیم ہو کر پاکستان کے مختلف علاقوں کے لوگوں کی زندگی کا اپنے گاؤں یا شہر کی زندگی سے موازنہ کریں۔

باب 3

پاکستان کی آب وہوا

جیسا کہ ہم جانتے ہیں کہ ہمارے گاؤں یا شہر میں سال بھر موسم ایک جیسا نہیں رہتا،کبھی گرمی پڑتی ہے تو کبھی سردی،کبھی موسمِ بہار آجاتا ہےتوکبھی موسمِ خزاں! موسمی کیفیات کا نام ''آب وہوا'' ہے۔لہٰذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ آب وہواکسی علاقے کے لمبے عرصے کی موسمی کیفیات کا نام ہے۔جبکہ موسم مختصر عرصے کی موسمی کیفیات کا نام ہےجس میں درجہ حرارت، بارش، ہوا کا دباؤ، ہوا کی رفتار اور ہوا میں نمی وغیرہ شامل ہیں۔

پاکستان ایک بڑا ملک ہے، اس لیے یہاں کے مختلف علاقوں میں آب وہوا یکساں نہیں رہتی، مثلاً اگر میدانی علاقوں میں گرمی پڑ رہی ہوتو کچھ لوگ مری،نتھیا گلی،کاغان،سوات اور زیارت وغیرہ جیسے مقامات پر چلے جاتے ہیں کیونکہ بلندی کی وجہ سے وہاں کا موسم خوشگوار ہوتا ہے۔

پاکستان کے مختلف علاقوں میں بارش اور درجۂ حرارت کا فرق ہے۔موسمِ گرما میں ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف چلتی ہیں اور موسمِ سرما میں خشکی سے سمندر کی طرف۔کیونکہ یہ ہوائیں موسم کی تبدیلی سے پیدا ہوتی ہیں، اس لیے انہیں ''موسمی'' ہوائیں کہتے ہیں۔ درجۂ حرارت کے اعتبار سے صوبہ سندھ میں جیکب آباد، صوبہ بلوچستان میں سبّی اور صوبہ پنجاب میں ملتان اور مظفر گڑھ گرم ترین علاقے شمار ہوتے ہیں۔

آب وہوا میں فرق کے اسباب

1۔ خطِ اِستوا سے فاصلہ

خطِ اِستوا پر سورج کی شعاعیں عموداً پڑتی ہیں،جس کی وجہ سے یہاں موسم تقریباً سارا سال گرم رہتا ہے۔اور جوں جوں قطبین کی طرف

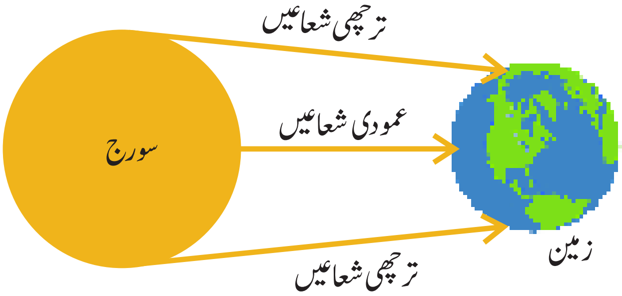

جائیں درجۂ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے۔

2۔ سطحِ سمندر سے بلندی

جیسے جیسے ہم بلندی پر جاتے ہیں درجۂ حرارت میں کمی واقع ہوتی ہے اور وہ علاقے جو سطح سمندر سے بلندی پر واقع ہیں ان میں درجۂ حرارت میدانی علاقوں کی نسبت کافی حد تک کم ہوتا ہے۔

3۔ سمندر سے فاصلہ

سمندر سے فاصلہ بھی آب و ہوا میں فرق کی وجہ بنتا ہے۔ ایسے علاقے جو سمندر سے قریب ہوتے ہیں ان کی آب و ہوا زیادہ تر معتدل ہوتی ہے اور وہ علاقے جو سمندر سے دور ہوتے ہیں وہ گرمیوں میں زیادہ گرم اور سردیوں میں زیادہ سرد ہوتے ہیں۔

4۔ ہواؤں کی سمت

سرد علاقوں سے آنے والی ہوائیں درجہ حرارت میں کمی اور گرم علاقوں سے آنے والی ہوائیں درجۂ حرارت میں اضافے کا باعث بنتی ہیں۔ اس کے علاوہ مختلف عناصر مثلاً بادل، پہاڑوں کا رُخ اور بحری روئیں بھی آب وہوا میں تبدیلی کا سبب بنتی ہیں۔

آب وہوا کی اقسام بہ لحاظ عرض بلد

زمین کو آب وہوا کے لحاظ سے ہم مختلف منطقوں میں تقسیم کر سکتے ہیں، جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

1۔ منطقۂ حارہ شمالی وجنوبی

منطقہ حارہ خطِ استوا کے دونوں جانب شمالاً جنوباً $23\frac{1}{2}^{\circ}$ کے درمیان واقع ہے۔ اس خطے میں سورج کی شعاعیں زیادہ تر عموداً پڑتی ہیں اس لیے منطقہ حارہ سارا سال گرم رہتا ہے۔ اس حصے میں خطِ استوا کے قریبی علاقوں میں بارش زیادہ ہوتی ہے۔

2۔ منطقۂ معتدلہ شمالی وجنوبی

$23\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد شمالی سے $66\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد شمالی کا درمیانی علاقہ منطقۂ معتدلہ شمالی اور $23\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد جنوبی سے $66\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد جنوبی کا درمیانی علاقہ ''منطقۂ معتدلہ جنوبی'' ہے۔ یہاں سورج کی شعاعیں تقریباً سال بھر ترچھی پڑتی ہیں اس لیے گرمیوں اور سردیوں کے درجۂ حرارت میں کافی فرق ہوتا ہے۔

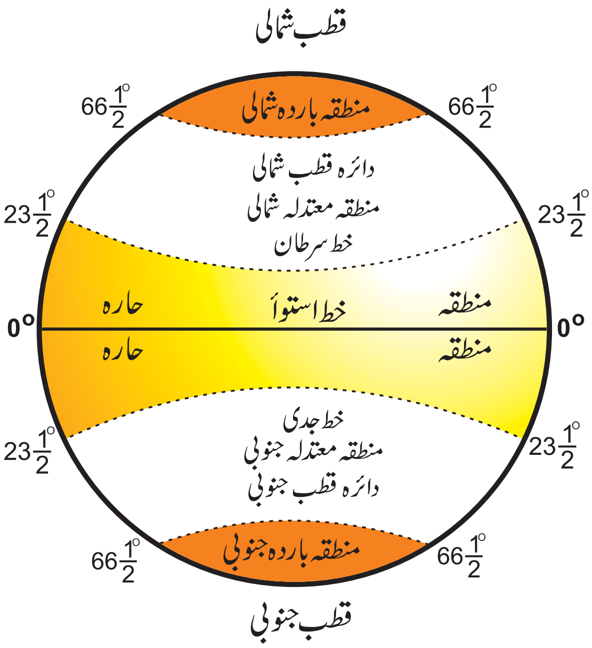

3۔ منطقۂ باردہ شمالی وجنوبی

$66\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد شمالی سے قطب شمالی کے درمیانی علاقہ ''منطقہ باردہ شمالی'' اور $66\frac{1}{2}^\circ$ عرض بلد جنوبی سے قطب جنوبی کا درمیان کا علاقہ ''منطقہ باردہ جنوبی'' کہلاتا ہے۔ یہ خطہ بہت زیادہ سرد ہے۔

موسمِ گرما کی مون سون ہوائیں

پاکستان میں موسمِ گرما کی زیادہ تر بارش مون سون ہواؤں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ یہ ہوائیں گرمیوں میں سمندر سے خشکی کی طرف چلتی ہیں۔ مئی اور جون میں ہمارے ملک میں سخت گرمی پڑتی ہے۔ دن کے وقت درجۂ حرارت کافی بڑھ جاتا ہے۔ ملک کے بعض حصّوں میں دن کے وقت درجہ حرارت 50° سینٹی گریڈ تک پہنچ جاتا ہے جس سے ہوا بھی گرم ہو جاتی ہے۔ گرم ہوا چونکہ ہلکی ہوتی ہے اس لیے یہ اُوپر اُٹھنا شروع کر دیتی ہے۔ اس کے برعکس خلیج بنگال اور بحیرۂ عرب میں درجۂ حرارت کم ہوتا ہے اور ہوا ٹھنڈی ہوتی ہے۔ اس لیے موسمِ گرما میں ہوائیں سمندر سے خشکی کی طرف چلتی ہیں۔ چونکہ یہ ہوائیں سمندر سے آتی ہیں، اس لیے نمی سے بھرپور ہوتی ہیں۔ یہی ہوائیں پاکستان کے شمال مشرقی حصّوں میں زیادہ اور جنوب مغربی حصّوں میں نسبتاً کم بارش برساتی ہیں۔ پاکستان میں زیادہ بارش شمال مغربی پہاڑی علاقوں میں ہوتی ہے۔

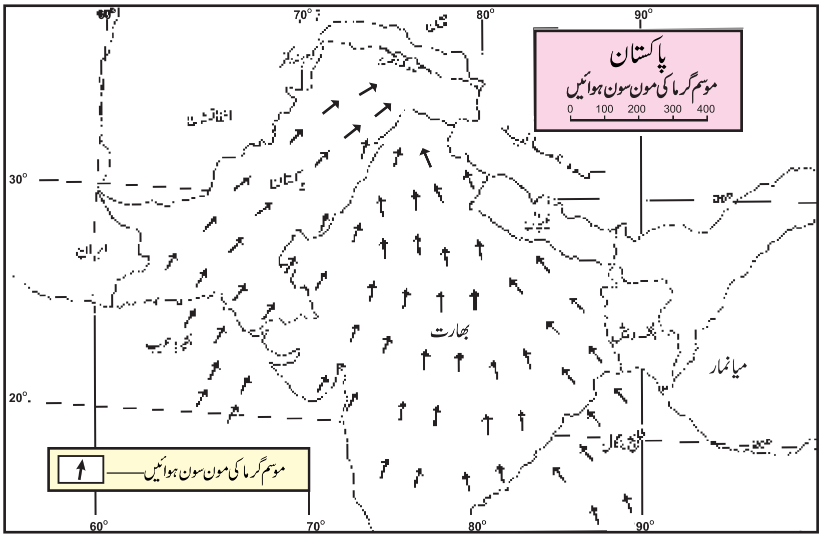

موسم سرما کی ہوائیں

دسمبر، جنوری اور فروری کے مہینوں میں سورج کی شعاعیں پاکستان کے علاقوں پر ترچھی پڑتی ہیں۔ زمینی علاقہ کی ہوا سرد ہو کر ٹھنڈی اور بھاری ہو جاتی ہے۔ اس کے برعکس سمندر کا پانی گرم ہوتا ہے، اس لیے وہاں کی ہوا نسبتاً گرم اور ہلکی ہوتی ہے۔ چونکہ یہ ہوائیں خشکی کی طرف سے آتی ہیں اس لیے ان میں نمی نہ ہونے کی وجہ سے بارش نہیں ہوتی۔ یہی وجہ ہے کہ پاکستان کا موسمِ سرما سرد اور خشک ہوتا ہے۔

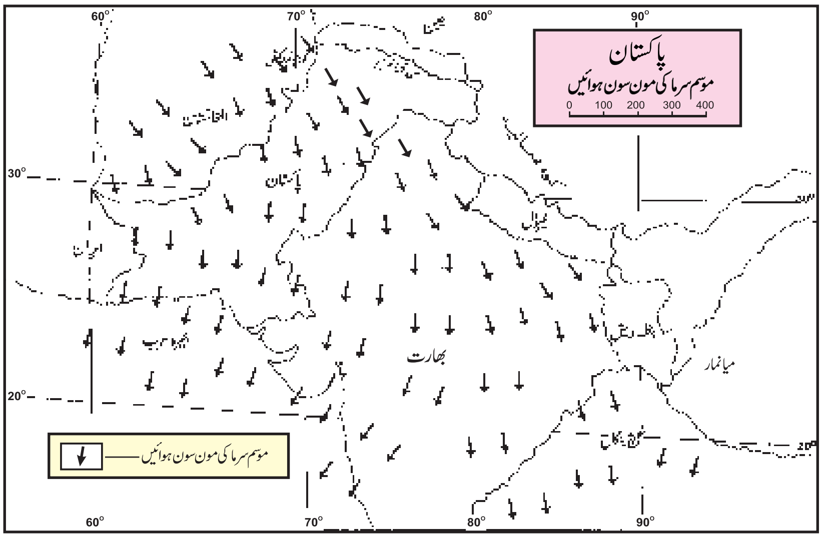

گردباد

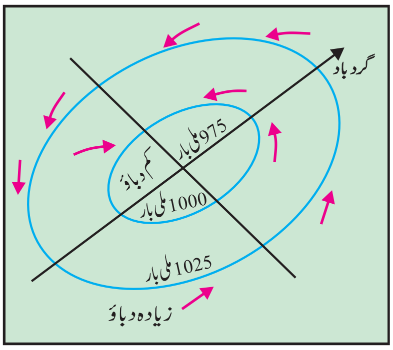

ہوا کا بگولا

کئی دفعہ بعض جگہوں پر ہوا دائروں کی شکل میں بھی چلتی ہے جسے ہم ''بگولا'' کہتے ہیں، لیکن اگر یہ دائرے کئی کلومیٹر تک پھیلے ہوئے ہوں تو اُنھیں ''گردباد'' کہتے ہیں۔ بعض اوقات کسی خاص مقام پر تیز دُھوپ کی وجہ سے درجۂ حرارت بڑھ جاتا ہے تو وہاں ہوا کا دباؤ کم ہوجاتا ہے۔ لیکن اِس کے مقابلے میں اِردگرد کے علاقہ میں ہوا کا دباؤ زیادہ ہوتا ہے۔ ایسی صورت میں ہوائیں کم دباؤ والے علاقہ کی طرف تیزی سے چلنا شروع کردیتی ہیں۔ یہاں پہنچ کر ہوائیں گرم ہوکر اُوپر کی طرف اُٹھتی ہیں اور ٹھنڈی ہوکر بارش برساتی ہیں۔ ایسی بارش کو ''گردبادی بارش'' کہتے ہیں۔

i اہم معلومات

- صوبہ بلوچستان میں موسمِ سرما میں ہونے والی بارش بحیرۂ روم کے علاقہ میں بننے والے گردباد سے ہوتی ہے۔

لوگوں کے رہن سہن پر آب و ہوا کے اثرات

آب و ہوا لوگوں کے رہن سہن پر اثر انداز ہوتی ہے۔ موسمِ گرما میں جب سخت گرمی پڑتی ہے تو لوگ گرمی کی وجہ سے بے حال ہوجاتے ہیں۔ ہلکی پھلکی غذا کھاتے ہیں اور باریک سوتی کپڑے پہنتے ہیں۔ ان دنوں لسّی، کانجی، ستّو کا شربت جیسے مشروبات، پانی اور برف کا استعمال بڑھ جاتا ہے۔ انسان، جانور اور پرندے سب سایہ دار جگھوں میں دوپہر گزارتے ہیں۔ موسمِ سرما میں میدانی علاقہ جات میں سخت سردی تو نہیں پڑتی مگر گرم علاقہ میں رہنے کی وجہ سے لوگوں کو سردی زیادہ محسوس ہوتی ہے۔ لوگ موٹے اور گرم کپڑے پہنتے ہیں۔ اِن دنوں چائے، گوشت کی یخنی اور قہوہ کا استعمال عام ہوجاتا ہے۔

آب و ہوا کا اثر لوگوں کی صحت پر بھی پڑتا ہے۔ پاکستان کے بڑے بڑے شہروں کی فضا وہاں کی صنعتوں اور ذرائع آمدورفت کے دُھوئیں کی وجہ سے خاصی آلودہ ہورہی ہے جس سے لوگوں کی صحت پر بُرے اثرات پڑ رہے ہیں۔ موسم کو خوشگوار بنانے کے لیے ہمیں مزید درخت لگانے کی ضرورت ہے۔ اس مقصد کے لیے دریاؤں، نہروں، سڑکوں اور ریلوے لائنوں کے کناروں پر درخت لگائے جاسکتے ہیں۔

پاکستان کے مختلف طبعی خِطّوں کی آب وہوا

پاکستان کے مختلف طبعی خِطّوں کی آب وہوا کی وضاحت ذیل میں کی گئی ہے:

1- سرد آب وہوا کا شمالی اور شمال مغربی پہاڑی خِطّہ

کوہِ سفید کا منظر

اس خِطّہ میں پاکستان کے تمام شمالی اور شمال مغربی پہاڑی علاقہ جات شامل ہیں۔ یہاں موسمِ سرما شدید سرد ہوتا ہے اور عموماً برف باری ہوتی ہے۔ پاکستان کے اس خِطہ میں تمام بلند پہاڑی علاقے شامل ہیں جن میں سوات، چترال، کوہ سفید، وزیرستان، کوہ سلیمان، مری اور ہزارہ کے علاوہ کوئٹہ اور ژوب وغیرہ شامل ہیں۔ اس خطہ میں موسم گرما معتدل ہوتا ہے اور گرم علاقوں سے لوگ ان پہاڑی مقامات کا رُخ کرتے ہیں۔

2- برّی آب وہوا کا سطح مرتفع بلوچستان کا خِطّہ

آب وہوا کے اس خِطہ میں زیادہ تر صوبہ بلوچستان کا مغربی علاقہ شامل ہے۔ موسم سرما کے دوران جنوری اور فروری کے مہینوں میں کم بارشیں ہوتی ہیں۔ یہاں عموماً مئی سے ستمبر تک موسم گرم رہتا ہے اور گرد آلود ہوائیں چلتی ہیں۔ اس سارے علاقہ میں (سوائے اونچے اونچے پہاڑوں کے) موسم گرما میں گرمی ہوتی ہے۔

3- شدید آب وہوا کا شمالی میدانی خِطّہ

اس خِطہ میں زیادہ تر پنجاب اور سندھ کے میدانی علاقے شامل ہیں۔ یہاں موسم گرما شدید ہوتا ہے۔ موسمِ سرما میں درجہ حرارت میں خاصی کمی آجاتی ہے۔ یہاں فروری اور مارچ کے مہینوں میں موسم خوش گوار ہوتا ہے۔ جون، جولائی اور اگست کے مہینوں میں لاہور، فیصل آباد، خوشاب، سیالکوٹ، گجرات، گوجرانوالہ، جہلم اور راولپنڈی وغیرہ میں مون سون کی بارشیں ہوتی ہیں۔

4- معتدل آب وہوا کا ساحلی خِطّہ

اس خِطہ میں سندھ اور بلوچستان کے سمندر کے قریب کے علاقے شامل ہیں۔ یہاں آب وہوا سارا سال قریباً گرم مرطوب رہتی ہے۔ ہوا میں نمی کی مقدار زیادہ رہتی ہے۔ یہاں موسم گرما شدید نہیں ہوتا۔ عام طور پر اس ساحلی خِطّہ میں بارش نہیں ہوتی مگر کبھی کبھار گرد باد کی وجہ سے موسلا دھار بارشیں ہوتی ہیں۔

انسانی سرگرمیوں کے آب وہوا پر اثرات

انسان نے تمام شعبہ جات میں بہت ترقی کر لی ہے، اس کے علاوہ بڑھتی ہوئی آبادی کی رہائشی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے زرعی زمینوں پر مکانات تعمیر کیے جارہے ہیں۔ نیز درختوں کی کٹائی اور زمین کا استعمال بھی بدل رہا ہے۔ انسان ایندھن کی ضروریات کے لیے تیل، گیس اور کوئلہ استعمال کرتا ہے جس کی وجہ سے ہوا میں کاربن ڈائی آکسائیڈ گیس کی مقدار بڑھتی جا رہی ہے۔ اسی طرح ہمارے استعمال میں آنے والی گاڑیاں بھی دھواں چھوڑتی ہیں جس سے فضا آلودہ ہو رہی ہے، درجہ حرارت زیادہ ہو رہا ہے اور کئی بیماریاں پیدا ہو رہی ہیں۔

انسانی سرگرمیاں، گرین ہاؤس ایفیکٹ اور گلوبل وارمنگ

سکول جاتے ہوئے راستے میں اگر کوئی پودوں کی نرسری نظر آئے تو آپ دیکھیں گے کہ کچھ پودے پولی تھین شیٹ سے بنے ہوئے کمروں میں اُگے ہوتے ہیں۔ یہ ''گرین ہاؤس'' کہلاتے ہیں۔ سورج کی شعاعیں ان کمروں میں داخل ہو سکتی ہیں مگر شعاعیں باہر نہیں نکل سکتیں جس کی وجہ سے ان کمروں میں درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ یہ گرین ہاؤس ایفیکٹ کہلاتا ہے۔ اس کے علاوہ انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے ماحول میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، گرد و غبار اور دھویں کی مقدار بڑھ گئی ہے۔ ہوا میں ان عناصر کی موجودگی سے درجہ حرارت بڑھ جاتا ہے۔ اس کے علاوہ مختلف قسم کی انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے زمین کا درجہ حرارت بڑھ رہا ہے۔ درجہ حرارت میں ہونے والا یہ اضافہ ''گلوبل وارمنگ'' کہلاتا ہے۔

گرین ہاؤس

آب وہوا پر انسانی سرگرمیوں کے منفی اثرات کو کم کرنے کے طریقے

ماحول پر انسانی سرگرمیوں کے مضر اثرات کو کم کرنے کے لیے زیادہ سے زیادہ درخت لگانے اور سبزہ اُگانا چاہیے۔ درخت اور سبزہ ہوا میں موجود کاربن ڈائی آکسائیڈ کو کم کرنے میں مدد فراہم کرتے ہیں۔ اسی طرح دھواں چھوڑنے والی

گاڑیاں ضروری مرمت کروانے کے بعد استعمال کی جانی چاہئیں تاکہ فضا میں آلودگی کو کم کیا جا سکے اور گاڑیوں میں ایسا ایندھن استعمال کیا جائے جو فضا کو آلودہ نہ کرے۔ آلودگی کے مسئلے سے نمٹنے کے لیے ماحول کو صاف رکھنا چاہیے تاکہ مختلف بیماریوں سے بچا جا سکے اور صنعتوں سے نکلنے والے آلودہ پانی کو ٹریٹمنٹ پلانٹ لگا کر صاف کیا جا سکتا ہے اور اسی طرح دھوئیں کے نقصانات کو کم کرنے کے لیے مختلف آلات نصب کیے جا سکتے ہیں تاکہ ماحولیاتی آلودگی سے پیدا ہونے والی بیماریوں سے بچا جا سکے۔

مشقی سوالات

1- سوالوں کے جواب دیں:

i- آب و ہوا کسے کہتے ہیں؟ آب و ہوا میں فرق کی وجوہات مختصراً بیان کریں۔

ii- مون سون ہواؤں کے بارے میں مختصراً بیان کریں۔

iii- گرد باد کسے کہتے ہیں؟ مختصراً بیان کریں۔

iv- آب و ہوا کا لوگوں کی زندگی پر کیا اثر پڑتا ہے؟

v- گرین ہاؤس ایفیکٹ پر مختصر نوٹ لکھیں۔

2- خالی جگہ پُر کریں:

i- ہمارے ملک میں موسمِ گرما میں زیادہ سے زیادہ درجۂ حرارت.................سینٹی گریڈ تک جا پہنچتا ہے۔

ii- سارے سال کے موسموں کی مجموعی کیفیت کو.........................کہتے ہیں۔

iii- پاکستان میں موسم گرما کی زیادہ تر بارش.........................ہواؤں کی وجہ سے ہوتی ہے۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i- دنیا کے ایک نقشہ پر آب و ہوا کے مختلف خِطہ جات کی شناخت اور موازنہ کریں۔

ii- طلبہ کے گروپ بنائیں۔ اپنے شہر کے ایک ماہ کا روزانہ کا کم سے کم اور زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت کا جدول اور ایک سال کا ہر ماہ کی بارش کا ریکارڈ طلبہ کو دیں۔ طلبہ سے کہیں کہ وہ ان اعداد و شمار کی مدد سے اپنے شہر کا اوسط درجہ حرارت اور اوسط سالانہ بارش معلوم کریں۔

iii- اپنے ٹیچر کی نگرانی میں سرگرمی ii میں دیے گئے اعداد و شمار کی بنیاد پر بارش کے لیے بار گراف اور درجہ حرارت کے لیے لائن گراف بنائیں۔

iv- ماہ جولائی کا درجہ حرارت ایک چارٹ پر دکھائیں۔

v- پاکستان کے طبعی خدوخال والے نقشہ پر اپنے صوبہ پنجاب کی شناخت کریں اور آب و ہوا کے بارے میں اپنے دوستوں کو بتائیں۔

تاریخ

باب 4

شمسی اور قمری کیلنڈر میں فرق

دن، ہفتہ، مہینے اور سال وقت کی اکائیاں ہیں۔ سال کی گنتی دو طرح سے ہوتی ہے:

1۔ شمسی یا عیسوی سال 2۔ قمری یا اسلامی سال

شمسی یا عیسوی سال

ایک سال میں 12 ماہ ہوتے ہیں۔ زمین سورج کے گرد ایک سال میں ایک چکر پورا کرتی ہے۔ اسے شمسی سال کہتے ہیں۔ شمسی سال کی گنتی حضرت عیسیٰؑ کی پیدائش سے شروع ہوتی ہے۔ عیسوی مہینے 30 یا 31 دن کے ہوتے ہیں، سوائے فروری کے جس کے تین سال 28 دن کے جبکہ ہر چوتھا سال 29 دن کا ہوتا ہے جسے لیپ کا سال کہتے ہیں۔

جنوری 2020 — جمادی الاول۔ جمادی الثانی ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
			1 6	2 7	3 8	4 9
5 10	6 11	7 12	8 13	9 14	10 15	11 16
12 17	13 18	14 19	15 20	16 21	17 22	18 23
19 24	20 25	21 26	22 27	23 28	24 29	25 30
26 1	27 2	28 3	29 4	30 5	31 6	

فروری 2020 — جمادی الثانی۔ رجب المرجب ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
						1 7
2 8	3 9	4 10	5 11	6 12	7 13	8 14
9 15	10 16	11 17	12 18	13 19	14 20	15 21
16 22	17 23	18 24	19 25	20 26	21 27	22 28
23 29	24 30	25 1	26 2	27 3	28 4	29 5

مارچ 2020 — رجب المرجب۔ شعبان المعظم ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
1 6	2 7	3 8	4 9	5 10	6 11	7 12
8 13	9 14	10 15	11 16	12 17	13 18	14 19
15 20	16 21	17 22	18 23	19 24	20 25	21 26
22 27	23 28	24 29	25 30	26 1	27 2	28 3
29 4	30 5	31 6				

اپریل 2020 — شعبان المعظم۔ رمضان المبارک ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
			1 7	2 8	3 9	4 10
5 11	6 12	7 13	8 14	9 15	10 16	11 17
12 18	13 19	14 20	15 21	16 22	17 23	18 24
19 25	20 26	21 27	22 28	23 29	24 1	25 2
26 3	27 4	28 5	29 6	30 7		

مئی 2020 — رمضان المبارک۔ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
					1 8	2 9
3 10	4 11	5 12	6 13	7 14	8 15	9 16
10 17	11 18	12 19	13 20	14 21	15 22	16 23
17 24	18 25	19 26	20 27	21 28	22 29	23 30
24 1	25 2	26 3	27 4	28 5	29 6	30 7
31 8						

جون 2020 — شوال المکرم۔ ذی القعدہ ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
	1 9	2 10	3 11	4 12	5 13	6 14
7 15	8 16	9 17	10 18	11 19	12 20	13 21
14 22	15 23	16 24	17 25	18 26	19 27	20 28
21 29	22 1	23 2	24 3	25 4	26 5	27 6
28 7	29 8	30 9				

جولائی 2020 — ذی القعدہ۔ ذی الحجہ ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
			1 10	2 11	3 12	4 13
5 14	6 15	7 16	8 17	9 18	10 19	11 20
12 21	13 22	14 23	15 24	16 25	17 26	18 27
19 28	20 29	21 30	22 1	23 2	24 3	25 4
26 5	27 6	28 7	29 8	30 9	31 10	

اگست 2020 — ذی الحجہ۔ محرم الحرام ۱۴۴۱ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
						1 11
2 12	3 13	4 14	5 15	6 16	7 17	8 18
9 19	10 20	11 21	12 22	13 23	14 24	15 25
16 26	17 27	18 28	19 29	20 1	21 2	22 3
23 4	24 5	25 6	26 7	27 8	28 9	29 10
30 11	31 12					

ستمبر 2020 — محرم الحرام۔ صفر المظفر ۱۴۴۲ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
		1 13	2 14	3 15	4 16	5 17
6 18	7 19	8 20	9 21	10 22	11 23	12 24
13 25	14 26	15 27	16 28	17 29	18 1	19 2
20 3	21 4	22 5	23 6	24 7	25 8	26 9
27 10	28 11	29 12	30 13			

اکتوبر 2020 — صفر المظفر۔ ربیع الاوّل ۱۴۴۲ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
				1 14	2 15	3 16
4 17	5 18	6 19	7 20	8 21	9 22	10 23
11 24	12 25	13 26	14 27	15 28	16 29	17 30
18 1	19 2	20 3	21 4	22 5	23 6	24 7
25 8	26 9	27 10	28 11	29 12	30 13	31 14

نومبر 2020 — ربیع الاوّل۔ ربیع الثّانی ۱۴۴۲ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
1 15	2 16	3 17	4 18	5 19	6 20	7 21
8 22	9 23	10 24	11 25	12 26	13 27	14 28
15 29	16 1	17 2	18 3	19 4	20 5	21 6
22 7	23 8	24 9	25 10	26 11	27 12	28 13
29 14	30 15					

دسمبر 2020 — ربیع الثّانی۔ جمادی الاوّل ۱۴۴۲ھ

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
		1 16	2 17	3 18	4 19	5 20
6 21	7 22	8 23	9 24	10 25	11 26	12 27
13 28	14 29	15 30	16 1	17 2	18 3	19 4
20 5	21 6	22 7	23 8	24 9	25 10	26 11
27 12	28 13	29 14	30 15	31 16		

شمسی اور قمری کیلنڈر 2020

لیپ (Leap) کے سال میں فروری کا مہینہ 29 دن کا ہوتا ہے۔ جو سال 4 پر پورا پورا تقسیم ہو جائے وہ لیپ کا سال کہلاتا ہے۔ مثلاً 2016 اور 2020 لیپ کے سال ہیں۔ ایک سال میں 365 دن ہوتے ہیں لیکن لیپ کے سال میں 366 دن ہوتے ہیں۔ لیپ کے سال 2020ء کا کیلنڈر صفحہ 26 پر دیا گیا ہے۔

قمری یا اسلامی سال

چاند زمین کے گرد ایک ماہ میں ایک چکر پورا کرتا ہے۔ ان مہینوں کو قمری یا اسلامی مہینے کہتے ہیں۔ ایک قمری سال میں 12 مہینے ہوتے ہیں۔ اِس کو ہجری سال کہا جا تا ہے۔ ان کی گنتی حضور اکرم ﷺ کی ہجرتِ مدینہ سے شروع کی جاتی ہے۔ قمری سال کے مہینوں کا شمار چاند کے حساب سے کیا جاتا ہے اِس لیے ان میں بعض 29 اور بعض 30 دن کے مہینے ہوتے ہیں۔

Ramadan 1441 Hijri رمضان ۱۴۴۱ ہجری

اتوار	پیر	منگل	بدھ	جمعرات	جمعہ	ہفتہ
					1 24 Apr	2 25 Apr
3 26 Apr	4 27 Apr	5 28Apr	6 29 Apr	7 30 Apr	8 1 May	9 2 May
10 3 May	11 4 May	12 5 May	13 6 May	14 7 May	15 8 May	16 9 May
17 10 May	18 11 May	19 12 May	20 13 May	21 14 May	22 15 May	23 16 May
24 17 May	25 18 May	26 19 May	27 20 May	28 21 May	29 22 May	30 23 May

اسلامی کیلنڈر (رمضان 1441 ہجری)

کیلنڈر سے دن اور تاریخ دیکھنا

عیسوی اور اسلامی مہینوں کا حساب رکھنے کے لیے کیلنڈر بنائے جاتے ہیں جن پر ترتیب سے دن، ہفتے اور مہینے لکھے جاتے ہیں۔ اگر ایک ہی کیلینڈر پر عیسوی اور قمری تاریخیں ہوں تو عیسوی سال کی تاریخوں کو چھوٹے ہندسوں میں اور قمری سال کی تاریخوں کو بڑے ہندسوں میں لکھا جاسکتا ہے۔

i اہم معلومات

- شمسی سال کو عیسوی سال اور قمری سال کو اسلامی سال بھی کہتے ہیں۔

عشرہ، صدی ، ملینیہ

فرق: عشرہ دس (10) سال پر محیط ہوتا ہے، صدی سو (100) سال کو کہتے ہیں جبکہ ملینیہ ہزار (1000) سال کے عرصے کو کہا جاتا ہے۔

تحریکِ پاکستان کے اہم واقعات

محمد بن قاسم

برِصغیر میں مسلمانوں کا اقتدار 712ء میں محمد بن قاسم کی فتح سندھ سے شروع ہوا۔ اس وقت مسلمانوں کی حکومت پورے عرب اور آس پاس کے علاقوں تک قائم تھی۔ محمد بن قاسم نے راجہ داہر کو شکست دے کر سندھ فتح کرلیا۔ مزید مہمات کے بعد ملتان بھی فتح کرلیا گیا۔ محمد بن قاسم نے ہندو اور بدھ مت رہنماؤں کے وظیفے مقرر کیے اور ان کے ساتھ عزت و احترام کا مظاہرہ کیا۔ غیر مسلموں کے ساتھ حُسنِ سلوک کی وجہ سے بہت سے غیر مسلم مسلمان ہو گئے ۔ بیرونی حملوں کے باوجود سندھ، پنجاب اور دوسرے علاقوں کے لوگ اپنی اپنی علاقائی ثقافت کے مطابق زندگی بسر کرنے میں مصروف رہے۔

محمد بن قاسم کے بعد مختلف مسلمان حکمرانوں نے برِصغیر پر حکومت کی جن میں خاندانِ غُلاماں، تُغلق، خلجی اور مغلیہ وغیرہ شامل تھے۔ مغل حکومت کا خاتمہ 1857ء میں ہوا اور جنگِ آزادی کے بعد انگریزوں نے برِصغیر پر مکمل طور پر قبضہ کرلیا۔ انگریزوں کا اقتدار 1947ء تک قائم رہا۔ تحریکِ پاکستان کے اہم واقعات کو ذیل میں بیان کیا جاتا ہے۔

دو قومی نظریے کا ارتقا

دو قومی نظریے سے مراد یہ ہے کہ برِصغیر پاک و ہند میں دو بڑی قومیں مسلمان اور غیر مسلم قومیں آباد تھیں جن میں اکثریتی آبادی ہندو قوم پر مشتمل تھی۔ اگر چہ یہ دونوں قومیں صدیوں تک ایک دوسرے کے ساتھ رہیں لیکن یہ آپس میں گُھل مِل نہ سکیں اور نہ ہی دونوں قوموں کی مشترکہ معاشرت وجود میں آسکی اور یہی چیز دو قومی نظریہ کی بنیاد بنی۔

سر سیّد احمد خان

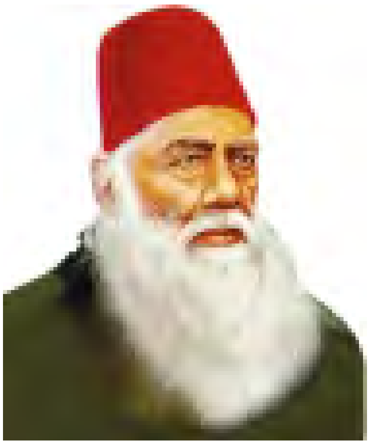

سر سیّد احمد خان

سر سیّد احمد خان کا خیال تھا کہ انگریز کو طاقت کے ذریعے شکست نہیں دی جاسکتی لہٰذا مسلمانوں کو غیر مسلم معاشرہ میں اپنے حقوق کے تحفظ کے لیے انگریز کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کرنے چاہئیں اور مغربی تعلیم حاصل کرنی چاہیے۔ سر سیّد کی اِس تحریک کو تحریکِ علی گڑھ کہا جاتا ہے۔ سر سیّد احمد خان نے مسلمانوں کے لیے لفظ "قوم" استعمال کیا۔ 1867ء میں اُردو ہندی تنازعہ کے بعد دو قومی نظریہ کُھل کر سامنے آ گیا۔ اسی دو قومی نظریہ کی بنیاد پر پاکستان بنا۔

اہم معلومات

- سرسیّد احمد خان نے ایم اے او ہائی سکول علی گڑھ کی بنیاد رکھی۔
- سرسیّد احمد خان نے مسلمانوں کی مشکل وقت میں قیادت کی۔

انڈین نیشنل کانگریس کا قیام (1885ء)

اے۔او۔ہیوم

1885ء میں ایک انگریز اے۔او۔ہیوم (A.O. Hume) نے انڈین نیشنل کانگریس کے نام سے سیاسی جماعت قائم کی تاکہ عوام کے جذبات حکومت تک پہنچ جائیں۔ اس جماعت کو انگریز حکومت کی سرپرستی حاصل رہی۔ اس کے کئی سالانہ اجلاسوں کی صدارت بھی انگریز کرتے رہے اور 1947ء میں آزادی کے بعد ہندوستان کا پہلا گورنر جنرل بھی ایک انگریز (لارڈ مونٹ بیٹن) بنا۔

ابتدا میں کچھ مسلمان بھی کانگریس میں شامل ہوئے مگر کانگریس نے مسلمانوں کے حقوق کی مخالفت کی جس کی وجہ سے کئی اہم رہنما کانگریس سے الگ ہو گئے۔

اہم معلومات

- کوئی طالب علم کانگریس کا ممبر نہیں بن سکتا تھا۔

تقسیمِ بنگال (1905ء)

1905ء میں انگریزوں نے اپنی انتظامی مجبوریوں کی وجہ سے بنگال کو دو حصوں میں تقسیم کر دیا۔ اتفاقاً مشرقی بنگال میں مسلمانوں کی اکثریت تھی۔ اس تقسیم سے مسلمانوں کے لیے ترقی اور خوش حالی کی اُمید پیدا ہوئی مگر ہندوؤں نے تقسیمِ بنگال کی مخالفت شروع کر دی۔ انگریز حکومت نے 1911ء میں بنگال کی تقسیم کو منسوخ کر کے دوبارہ ایک صوبہ بنا دیا۔

اہم معلومات

- بنگال کی تقسیم منسوخ ہونے سے مسلمانوں کے دلوں میں ہندوؤں کے بارے مایوسی پیدا ہوئی۔

شملہ وفد (1906ء)

سر آغا خان

یکم اکتوبر 1906ء کو مسلمان رہنماؤں کا وفد سر آغا خان کی قیادت میں شملہ کے مقام پر وائسرائے لارڈ منٹو سے مِلا جس میں لارڈ منٹو نے مسلمانوں کے جداگانہ انتخاب اور دوسرے مطالبات پر ہمدردانہ غور کا وعدہ کیا۔

اہم معلومات

- شملہ وفد کی کامیابی نے مسلمانوں کو اپنی سیاسی جماعت قائم کرنے کا حوصلہ بخشا۔
- جداگانہ انتخابات کی شکل میں ہر قوم اپنے اپنے نمائندوں کو ووٹ دینے کی حق دار ٹھہری۔

آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام (1906ء)

نواب سلیم اللہ خان

30 دسمبر 1906ء کو ڈھاکہ میں محمڈن ایجوکیشنل کانفرنس کا اجلاس ہوا جس میں نواب سلیم اللہ خاں نے مسلم لیگ کے قیام کی تجویز پیش کی اور مسلم لیگ کا قیام عمل میں آیا۔ جس کے اہم مقاصد درج ذیل تھے:

1۔ انگریز حکومت سے تعاون کرنا
2۔ مسلمانوں کے حقوق کی حفاظت کرنا
3۔ دوسری قوموں سے دوستانہ تعلقات قائم کرنا

سر محمد شفیع

ملک برکت علی

پنجاب میں سر محمد شفیع، علامہ محمد اقبالؒ، ملک برکت علی اور دوسرے مسلمان رہنماؤں نے مسلم سیاست میں اہم کردار ادا کیا۔

معاہدہ لکھنؤ (1916ء)

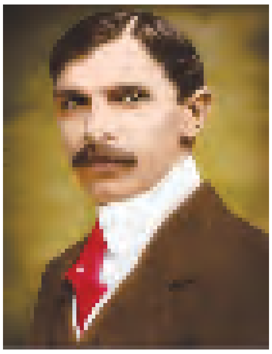

قائداعظم محمد علی جناحؒ

1916ء میں لکھنؤ کے مقام پر مسلم لیگ اور کانگریس کے درمیان ایک معاہدہ طے پایا جسے ''میثاقِ لکھنؤ'' یا ''معاہدہ لکھنؤ'' کا نام دیا گیا۔ اس معاہدہ میں پہلی بار کانگریس نے مسلمانوں کو ایک الگ قوم اور اس کے جداگانہ انتخاب کے اصول کو تسلیم کیا۔ اس معاہدے کی وجہ سے قائداعظمؒ کو ہندو۔مسلم اتحاد کے سفیر کا نام دیا گیا۔

اہم معلومات

- معاہدہ لکھنؤ قائدِاعظم محمد علی جناحؒ کی کوششوں کی وجہ سے عمل میں آیا۔

تحریکِ خلافت (1919ء)

برِصغیر کے مسلمانوں نے 1919ء میں تحریکِ خلافت شروع کی۔ اس تحریک کے اہم مقاصد درج ذیل تھے:

1۔ ترکی میں خلافت کے نظام کو قائم رکھا جائے۔

2۔ مکّہ، مدینہ اور دوسرے مقاماتِ مقدّسہ کی حُرمت کا خیال رکھا جائے۔

3۔ خلافتِ عثمانیہ کو ٹکڑے ٹکڑے نہ کیا جائے۔

قائدِاعظمؒ کے چودہ نکات (1929ء)

قائداعظم محمد علی جناحؒ نے 1929ء میں اپنے مشہور چودہ نکات پیش کیے جن میں مسلمانوں کے حقوق کا بھرپور دفاع کیا گیا۔

علامہ محمد اقبالؒ

علامہ محمد اقبالؒ کا خطبہ الٰہ آباد (1930ء)

1930ء میں علامہ محمد اقبالؒ نے الٰہ آباد کے مقام پر اپنے خطبے میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے ایک علیحدہ ملک کا تصوّر پیش کیا۔

مینارِ پاکستان، لاہور

قراردادِ پاکستان کا ایک منظر

قراردادِ لاہور (1940ء)

لاہور میں مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں 23 مارچ 1940ء کو ''قراردادِ لاہور'' پیش کی گئی جس میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا مطالبہ کیا گیا۔ قائدِاعظمؒ نے اس جلسے کی صدارت کی۔ کئی اخبارات نے قراردادِ لاہور کو قراردادِ پاکستان کا نام دیا۔

اہم معلومات

- 1940ء میں قراردادِ لاہور مولوی اے۔ کے فضل الحق نے پیش کی۔
- مینارِ پاکستان قراردادِ لاہور کی یاد میں لاہور میں تعمیر کیا گیا۔

1946ء کے انتخابات

مسلم لیگ نے 1946ء کے انتخابات میں تمام سیاسی جماعتوں کو شکست دی۔ مسلمانوں نے مسلم لیگ کو ووٹ دے کر ثابت کر دیا کہ پاکستان کا قیام عوامی اور جمہوری مطالبہ ہے۔

عبوری حکومت (1946ء)

ستمبر 1946ء میں وائسرائے ہند نے کانگریس کو عبوری حکومت قائم کرنے کو کہا۔ مسلم لیگ نے بھی عبوری حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔

3 جون 1947ء کا منصوبہ

ہندوستان کی تقسیم کے فارمولے کو 3 جون کا منصوبہ کہتے ہیں جس کے تحت ہندو، سکھ اور مسلمانوں نے ہندوستان کی تقسیم کو تسلیم کر لیا۔

قیامِ پاکستان

14 اگست 1947ء کو پاکستان وجود میں آیا۔ اُس وقت پاکستان دو حصّوں مغربی اور مشرقی پاکستان پر مشتمل تھا۔ قائداعظمؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل بنے۔ پاکستان کو آزادی کے بعد بہت سے مسائل کا سامنا کرنا پڑا۔

ہجرت

پنجاب کی تقسیم کے فیصلے کی بنا پر لوگوں کو ہجرت کرنا پڑی جس کی وجہ سے ہزاروں بے گناہ لوگ زندگی سے ہاتھ دھو بیٹھے اور پنجاب کے لاکھوں لوگ بے گھر ہو گئے۔

مسلمان قافلے پیارے پاکستان کی طرف رواں دواں

لیاقت علی خان کا دورِ حکومت

لیاقت علی خان پاکستان کے پہلے وزیرِ اعظم بنے اور انہوں نے ملک کے مسائل کو حل کرنے کی بھرپور کوشش کی۔ بعد میں سیاسی مسائل کی وجہ سے کئی حکومتیں تبدیل ہوئیں اور 1958ء میں مارشل لاء لگا دیا گیا۔

لیاقت علی خان

i اہم معلومات

- انتخابات کے ذریعے بننے والی حکومت کو جمہوری یا عوامی حکومت کہتے ہیں۔
- فوج کی حکومت اور اقتدار کو مارشل لاء کہتے ہیں۔

جنرل محمد ایوب خان کا دورِ حکومت

جنرل محمد ایوب خان کے دورِ حکومت میں پاکستان اور ہندوستان کے درمیان 1965ء میں جنگ چھڑ گئی جس میں پاکستان کی بہادر افواج نے کئی گنا بڑی ہندوستانی فوج کو شکست دی۔ یہ وہ زمانہ تھا جب مادرِ ملت محترمہ فاطمہ جناحؒ نے ملکی سیاست میں عملی طور پر حصہ لیتے ہوئے جنرل ایوب خاں کے خلاف الیکشن لڑا۔

جنرل محمد ایوب خان

جنرل آغا یحییٰ خان کا دورِ حکومت

جنرل ایوب خان کے بعد اقتدار جنرل محمد یحییٰ خاں کے ہاتھ میں چلا گیا۔ پاکستان کے پہلے عام انتخابات 1970ء میں ہوئے۔ دسمبر 1971ء میں مشرقی پاکستان ہندوستان کی سازش کے نتیجے میں الگ ہوکر بنگلہ دیش کے نام سے ایک نیا ملک بنا۔

جنرل آغا یحییٰ خان

اہم معلومات

- بنگلہ دیش کا پرانا نام مشرقی پاکستان تھا۔

ذوالفقار علی بھٹو کا دورِ حکومت

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کے چیئر مین ذوالفقار علی بھٹو نے 20 دسمبر 1971ء کو اپنی حکومت قائم کی۔ ذوالفقار علی بھٹو نے 1973ء کا متفقہ آئین بنایا اور ایٹمی پروگرام شروع کیا۔

ذوالفقار علی بھٹو

اہم معلومات

- ذوالفقار علی بھٹو کا تعلق صوبہ سندھ سے تھا اور وہ محترمہ بےنظیر بھٹو کے والد اور پاکستان کے پہلے منتخب وزیرِ اعظم تھے۔

جنرل ضیاء الحق کا دورِ حکومت

فوج کے سربراہ جنرل ضیاء الحق نے 5 جولائی 1977ء کو ملک میں مارشل لاء لگا دیا۔ 1981ء میں جنرل ضیاء الحق نے ایک نامزد مجلسِ شوریٰ بنائی جو 1985ء تک قائم رہی۔

جنرل ضیاء الحق

بےنظیر بھٹو کی حکومت

بےنظیر بھٹو

پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئرپرسن بےنظیر بھٹو پاکستان کی دو مرتبہ وزیرِ اعظم بنیں۔ 1990ء میں صدر غلام اسحاق خان نے محترمہ بےنظیر بھٹو کی منتخب حکومت کو ختم کر کے دوبارہ انتخابات کا اعلان کیا۔ 1993ء کے انتخابات کے بعد محترمہ بےنظیر بھٹو دوبارہ ملک کی وزیرِ اعظم منتخب ہوئیں۔ انہیں 2007ء میں شہید کر دیا گیا۔

جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت

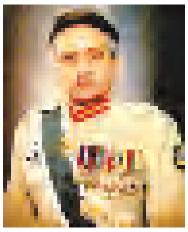
جنرل پرویز مشرف

جنرل پرویز مشرف کا دورِ حکومت 1999ء سے شروع ہوتا ہے، اُن کے دورِ حکومت میں اختیارات کی نچلی سطح پر منتقلی اور مقامی حکومت کا نظام متعارف کروایا گیا۔ اس دور میں قومی اور صوبائی اسمبلیوں میں خواتین کے لیے نشستیں مخصوص کی گئیں، یونیورسٹیوں میں اعلیٰ تعلیم اور تحقیق کے شعبہ پر خصوصی توجہ دی گئی۔

سیّد یوسف رضا گیلانی کا دورِ حکومت

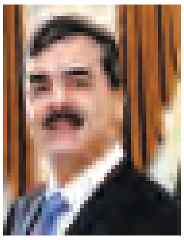
یوسف رضا گیلانی

2008ء کے انتخابات کے بعد پاکستان پیپلز پارٹی کے سیّد یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔ اُن کے دور میں اٹھارویں آئینی ترمیم منظور ہوئی جس کے نتیجے میں صوبوں کو مزید اختیارات ملے۔

میاں محمد نواز شریف کی حکومت

میاں محمد نواز شریف

میاں محمد نواز شریف 1990، 1997 اور 2013ء میں وزیرِ اعظم بنے۔ اُن کے دورِ حکومت کے اہم کارناموں میں موٹر ویز کی تعمیر، ایٹمی دھماکے اور چین پاکستان راہداری منصوبے شامل ہیں۔ میاں محمد نواز شریف کے دور میں ایٹمی دھماکہ کر کے پاکستان کا دفاع مضبوط بنا دیا گیا۔ ہر سال 28 مئی کو پاکستان کے ایٹمی قوت بننے کی یاد میں ''یومِ تکبیر'' منایا جاتا ہے۔

عمران خان کی حکومت

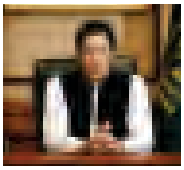
عمران خان

2018ء کے عام انتخابات کے بعد پاکستان تحریکِ انصاف کے سربراہ عمران خان پاکستان کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔

ہمارا ماضی اور حال

ہمارا ماضی

پاکستان کو اپنے قیام کے ابتدائی برسوں میں بہت سی مشکلات کا سامنا کرنا پڑا۔ بھارت سے آنے والے

مسلمان مہاجرین کو آباد کرنے کا مسئلہ بہت سنگین تھا۔ سرکاری دفاتر، تعلیمی ادارے، بینکوں اور صنعتوں کی کمی تھی۔ سرکاری ملازمین کو تنخواہ دینے میں مسائل کا سامنا تھا۔ ریلوے، سڑکوں، پانی اور بجلی کے نظام کی بُری حالت تھی۔ سکول، کالج، یونیورسٹیوں، میڈیکل اور انجینئرنگ کے اداروں کی کمی تھی۔ 1948ء میں قائداعظمؒ کی وفات نے ملک اور قوم کو ایک بڑے صدمے سے دوچار کر دیا۔

ہمارا حال

موجودہ دور میں پاکستان کی صنعت نے ترقی کی، تعلیم اور صحت کی بہتر سہولتوں کی فراہمی، برآمدات اور بیرونی ممالک میں پاکستانی افرادی قوت میں اضافہ ہوا۔ ہر معاشرہ میں مسائل ہوتے ہیں مگر اچھی بات یہ ہوتی ہے کہ حکومت ان مسائل پر قابو پائے۔ پاکستان میں آبادی میں اضافہ، بدعنوانی، دہشت گردی، سیاسی عدم استحکام اور معیاری تعلیم نہ ہونے کی وجہ سے مسائل میں اضافہ ہوا۔ لیکن یہ طے شدہ بات ہے کہ ہمارا حال ماضی سے بہتر ہے اور آج کے پاکستان کا شمار خطے کی جدید ریاستوں میں ہوتا ہے۔

سیاحت/دریافت کا زمانہ

قدیم زمانے میں آمدورفت کی سہولتیں کم ہونے کی وجہ سے ایک ملک سے دوسرے ملک کا سفر بہت مشکل تھا۔ گیارہویں صدی عیسوی سے لوگوں کا رجحان سیاحت اور تجارتی راستوں کی تلاش کی طرف ہوا اور وہ دوسری قوموں کے حالات جاننے کی طرف متوجہ ہوئے۔ سیّاح اور مہم جُو لوگوں نے نئے علاقے دریافت کیے۔ مسلمان سیاحوں نے عالمی سیاحت اور دریافت میں خاص دلچسپی لی اور دنیا کو بہت سی معلومات بہم پہنچائیں۔ گیارہویں صدی عیسوی سے پندرہویں صدی کے درمیانی زمانے میں انسان موجودہ دُنیا کے بیشتر حصوں سے واقف ہو گیا تھا۔ اس وجہ سے اس زمانے کو عام طور پر سیاحت و دریافت کا زمانہ کہا جاتا ہے۔

اہم معلومات

- البیرونی، مارکو پولو، ابنِ بطوطہ اور واسکوڈے گاما مشہور سیاحوں کے نام ہیں۔
- البیرونی خوارزم کے رہنے والے تھے۔ وہ دسمبر 973ء میں پیدا ہوئے۔ وہ ایک سیاح، تاریخ دان، جغرافیہ دان اور سائنس دان تھے۔
- مارکو پولو اٹلی کے شہر وینس (Venice) میں 1254ء میں پیدا ہوا۔
- مارکو پولو کئی ماہ کا سفر کر کے چین کے بادشاہ قبلائی خاں کے دربار میں پہنچا۔
- مارکو پولو نے چین میں 17 برس سیاحت کی۔ وہ 1295ء میں بہت سے ہیرے اور جواہرات لے کر وطن لوٹا۔
- ابنِ بطوطہ 1304ء میں مراکش میں پیدا ہوا۔
- ابنِ بطوطہ سلطان دہلی محمد تغلق سے بہت متاثر ہوا۔ ان کا سفر نامہ ایک اہم تاریخی ماخذ ہے۔
- واسکوڈے گاما 1460ء میں پرتگال میں پیدا ہوا۔ اس نے ہندوستان اور پرتگال کے درمیان سمندری راستہ تلاش کیا۔

قیامِ پاکستان کے بعد اہم تاریخی واقعات کی سال وار ترتیب

ذیل میں قیامِ پاکستان کے بعد اہم تاریخی واقعات کو ترتیب سے بیان کیا جاتا ہے:

نمبر شمار	اہم تاریخی واقعات	سال وار ترتیب
1	پاکستان اور بھارت کا قیام عمل میں آیا۔ قائداعظمؒ پاکستان کے پہلے گورنر جنرل اور لیاقت علی خان پہلے وزیرِ اعظم بنے۔ پاکستان اقوامِ متحدہ کا ممبر بنا۔	1947ء
2	قائداعظمؒ کی وفات۔ خواجہ ناظم الدین پاکستان کے دوسرے گورنر جنرل بنے۔	1948ء
3	لیاقت علی خان کی شہادت۔ خواجہ ناظم الدین وزیرِ اعظم بنے۔ ملک غلام محمد گورنر جنرل بنے۔	1951ء
4	محمد علی بوگرہ نے پاکستان کے وزیرِ اعظم کی حیثیت سے حلف اُٹھایا۔	1953ء
5	سکندر مرزا پاکستان کے چوتھے گورنر جنرل بنے۔ وحدتِ مغربی پاکستان (ون یونٹ) قائم ہوئی۔	1955ء
6	پاکستان کا پہلا آئین منظور ہوا۔	1956ء
7	ملک فیروز خان نون پاکستان کے ساتویں وزیرِ اعظم بنے۔	1957ء
8	جنرل محمد ایوب خان نے ملک میں مارشل لاء لگایا۔	1958ء
9	پاکستان میں دوسرا آئین لاگو کیا گیا۔	1962ء
10	پاکستان اور بھارت کے درمیان جنگ ہوئی۔	1965ء
11	25 مارچ 1969ء کو جنرل یحیٰ خان نے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا۔	1969ء
12	ملک میں پہلے عام انتخابات ہوئے۔	1970ء
13	مشرقی پاکستان الگ ہو کر بنگلہ دیش بن گیا۔	1971ء
14	ذوالفقار علی بھٹو پاکستان کے پہلے منتخب وزیرِ اعظم بنے۔	1971ء
15	پاکستان کا تیسرا آئین نافذ ہوا۔	1973ء

نمبر شمار	اہم تاریخی واقعات	سال وار ترتیب
16	جنرل ضیاءالحق نے مارشل لاء لگایا۔	1977ء
17	غیر جماعتی انتخابات کے نتیجہ میں محمد خان جونیجو ملک کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔ ملک سے مارشل لاء اُٹھالیا گیا۔	1985ء
18	پاکستان پیپلز پارٹی کی چیئر پرسن بے نظیر بھٹو نے وزارتِ عظمٰی کا عہدہ سنبھالا۔	1988
19	میاں محمد نواز شریف ملک کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔	1990ء
20	محترمہ بے نظیر بھٹو دوسری بار ملک کی وزیرِ اعظم منتخب ہوئیں۔	1993ء
21	میاں محمد نواز شریف دوسری بار ملک کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔	1997ء
22	پاکستان نے ایٹمی دھماکے کیے۔	1998ء
23	جنرل پرویز مشرف نے اقتدار سنبھال لیا۔	1999ء
24	ملک میں عام انتخابات ہوئے اور میر ظفراللہ خان جمالی وزیرِ اعظم بنے۔	2002ء
25	سید یوسف رضا گیلانی پاکستان کے وزیرِ اعظم منتخب ہوئے۔	2008ء
26	آصف علی زرداری صدرِ پاکستان منتخب ہوئے۔	2008ء
27	راجہ پرویز اشرف وزیرِ اعظم بنے۔	2012ء
28	میاں محمد نواز شریف تیسری بار پاکستان کے وزیرِ اعظم بنے۔	2013ء
29	ممنون حسین صدرِ پاکستان بن گئے۔	2013ء
30	سانحہ آرمی پبلک سکول پشاور میں پیش آیا۔	2014ء
31	دس سال بعد ملک میں بلدیاتی انتخابات منعقد ہوئے۔	2015ء
32	عمران خان پاکستان کے وزیرِ اعظم اور ڈاکٹر عارف علوی صدر منتخب ہوئے۔	2018ء

مشقی سوالات

1- سوالات کے جواب دیں:

i- سر سید احمد خان کی خدمات کا تذکرہ کریں۔

ii- دو قومی نظریہ سے کیا مراد ہے؟

iii- آل انڈیا مسلم لیگ کے قیام پر نوٹ لکھیں۔

iv- قراردادِ لاہور کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

v- معاہدہ لکھنؤ پر نوٹ لکھیں۔

2- خالی جگہ پُر کریں:

i- لیپ کے سال میں فروری کے......................دن ہوتے ہیں۔

ii- عشرہ......................سال پر محیط ہوتا ہے۔

iii- ایک صدی میں......................سال ہوتے ہیں۔

iv- مسلم لیگ کا قیام......................میں عمل میں آیا۔

v- ہندو مسلم اتحاد کا سفیر......................کو کہا جاتا ہے۔

vi- ہندوستان کے آخری وائسرائے......................تھے۔

3- دُرست بیان کے آگے (✓) کا نشان لگائیں اور غلط کے آگے (X) کا نشان لگائیں:

i- شملہ وفد لارڈ ماؤنٹ بیٹن سے ملا۔

ii- مسلم لیگ کا پہلا اجلاس کراچی میں ہوا۔

iii- خطبہ الٰہ آباد سر سیّد احمد خان نے پیش کیا۔

iv- قراردادِ لاہور مولوی اے۔ کے فضل الحق نے پیش کی۔

عملی کام / سرگرمیاں

i- طلبا و طالبات سے 1857ء سے 1947ء تک کی مسلم جدوجہد کا چارٹ تیار کر کے کلاس روم میں آویزاں کریں۔

ii- طلبا و طالبات کو تاریخی مقامات کی سیر کروائیں۔

iii- پاکستان کے صدور اور وزرائے اعظم کا چارٹ تیار کر کے کلاس میں آویزاں کریں۔

iv- پاکستان کے گورنر جنرل کا چارٹ تیار کر کے کلاس میں آویزاں کریں۔

v- اُستاد بچوں کو دُنیا کے نقشے پر کسی ایک سیّاح کے سفرنامے کا راستہ بتائے۔

باب 5

وفاقی طرزِ حکومت

حکومت کی ضرورت

پرانے زمانے میں مختلف خاندان مل کر رہتے تھے جسے ''قبیلہ'' کہا جاتا تھا۔ ہر قبیلے کا ایک سردار ہوتا تھا۔ ایک علاقے میں کئی قبائل رہتے تھے۔ یہ کئی دفعہ کسی بات پر آپس میں جھگڑ پڑتے تھے اور اس طرح کئی لوگ مارے جاتے تھے۔ ان لڑائیوں کو روکنے کے لیے مختلف سرداروں نے مل کر کچھ قانون اور اصول بنا لیے۔ جو کوئی اُصول کی پروانہ کرتا تو پورا قبیلہ اپنے سردار کے ساتھ مل کر اُسے سزا دیتا۔ آہستہ آہستہ یہی قبائل مل کر ایک ریاست بن گئے اور اس کا انتظام ایک حکمران کرتا تھا۔ ایک حکومت کو چلانے کے لیے بنیادی طور پر تین چیزوں کی ضرورت ہوتی ہے:

1- ایسا ادارہ ہو جو قانون بنائے (مقننہ)۔ 2- ایسا ادارہ ہو جو قانون نافذ کرے (انتظامیہ)۔

3- ایسا ادارہ ہو جو قانون کے مطابق فیصلے کرے (عدلیہ)۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ ہمارے پیارے وطن پاکستان میں اِن تینوں باتوں کے لیے کون کون سے ادارے ہیں!

ہمارے ملک کا پورا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' ہے۔ پاکستان کا مطلب ہے'' پاک سرزمین''۔ جمہوریہ کا مطلب ہے ایسا ملک جہاں کسی ایک شخص کی حکومت نہیں، بلکہ اس میں بسنے والے سب لوگوں کی حکومت ہے۔ اِس طرح اسلامی جمہوریہ پاکستان کا مطلب ہوا......ایسی پاک سرزمین جس میں حکومت بنانے کے اختیارات عوام کے پاس ہیں جو ووٹوں کے ذریعے اسمبلیوں کے ممبر منتخب کریں، اور وہ عوامی مفادات اور حقوق کا خیال رکھیں۔

جب یہ کہا جائے کہ ہمارے ملک میں یہاں بسنے والوں کی حکومت ہے تو اِس کا یہ مطلب نہیں کہ ہر شخص ملکی معاملات میں حصّہ لے سکتا ہے۔ ایسا کرنے سے تو کوئی کام بھی درست طور پر نہ ہو پائے گا بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ ہر علاقے میں لوگ اپنی پسند کے ایک شخص کو ووٹ دے کر چُن لیتے ہیں۔ ہر علاقے سے ایک کونسلر چُنا جاتا ہے، جو علاقے کے مسائل مقامی طور پر حل کرنے کی کوشش کرتا ہے۔ کونسلر کے بعد علاقے کا چیئرمین ہوتا ہے۔ ایک صوبائی اسمبلی کا ممبر چُنا جاتا ہے جو صوبائی سطح پر اپنے علاقے کے مسائل کو جانتا ہے۔ ایک ممبر قومی اسمبلی کے لیے چُنا جاتا ہے جو قومی سطح پر اپنے علاقے کے مسائل لے کر جاتا ہے۔ اِس طرح ہر چھوٹے سے چھوٹے علاقے میں بسنے والوں کی رائے اور مسائل، مقامی سے قومی سطح تک پہنچتے ہیں اور ان کو حل کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔

اہم معلومات

- ریاست کی مرضی کا اظہار حکومت کے ذریعے ہوتا ہے۔

وفاقی حکومت کا ڈھانچہ

پاکستان میں وفاقی پارلیمانی نظامِ حکومت رائج ہے۔ وفاقِ پاکستان میں چاروں صوبے، قبائلی علاقہ جات اور وفاقی دارالحکومت اسلام آباد شامل ہیں۔ ذیل میں وفاقی حکومت کے ڈھانچے کے بارے میں بتایا گیا ہے:

1- آئین

کسی بھی ملک کا انتظام چلانے کے لیے کچھ اصول اور قواعد وضوابط بنائے جاتے ہیں اور جن کو ریاست نافذ کرتی ہے۔ قواعد وضوابط کے اس مجموعہ کو آئین کہتے ہیں۔

2- صدرِ پاکستان

صدرِ پاکستان ملک کا سربراہ اور افواجِ پاکستان کا چیف کمانڈر ہوتا ہے۔ یہ ریاستِ پاکستان کا اعلیٰ ترین عہدہ ہے۔ صدر اپنے خصوصی اختیارات کے ذریعے سزائے موت کے مجرموں کی رحم کی اپیل منظور یا مسترد کر سکتا ہے۔

صدر کے عہدے کے لیے امیدوار کا مسلمان ہونا لازمی ہے۔ کم از کم عمر پینتالیس (45) سال ہونی چاہیے۔
پاکستان میں سینٹ، قومی اسمبلی اور چاروں صوبائی اسمبلیوں کے ارکان صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ صدر کے عہدے کی مدت پانچ سال ہوتی ہے۔

ایوانِ صدر، اسلام آباد

پارلیمنٹ / مقننہ

پاکستان کی پارلیمنٹ دو ایوانوں پر مشتمل ہے، جس میں سے ایک ایوانِ بالا سینٹ کہلاتا ہے اور دوسرا ایوانِ زیریں یا قومی اسمبلی کہلاتا ہے۔

i- سینٹ

ارکانِ قومی اسمبلی ، چاروں صوبائی اسمبلیاں اور وفاق کے زیرِ انتظام قبائلی علاقہ جات سے منتخب ممبرانِ قومی اسمبلی، سینٹ کے ممبران کا انتخاب کرتے ہیں۔ سینٹ کے ارکان کی کل تعداد 104 ہے۔ ہر صوبے کے لیے سینٹ کے اراکین کی تعداد برابر رکھی گئی ہے۔ اس کے علاوہ پیشہ ور حضرات مثلاً ڈاکٹرز، انجینئرز اور علماء کرام کو بھی سینٹ میں نمائندگی دی گئی ہے۔ سینیٹر اپنی مقررہ مدت کے بعد ریٹائر ہو جاتے ہیں۔ ان کی جگہ نئے ممبران کا انتخاب ہوتا ہے۔ اس طرح سینٹ کا تسلسل قائم رہتا ہے۔ سینٹ کا ممبر بننے کے لیے امیدوار کی کم از کم عمر تیس سال ہونا ضروری ہے۔ سینٹ کی کاروائی چلانے کے لیے سینٹ کے ممبران چیئرمین اور ڈپٹی چیئرمین کا انتخاب کرتے ہیں۔

ii- قومی اسمبلی

قومی اسمبلی ایک قانون ساز ادارہ ہے۔ اس کے ارکان کی کل تعداد 342 ہے۔ الیکشن میں ووٹ ڈال کر عوام اپنے نمائندوں کا انتخاب کرتے ہیں۔ عوام کے ان منتخب نمائندوں کو ممبرانِ اسمبلی کہتے ہیں۔ یہ لوگ اپنے علاقے کے مسائل کو حکومت تک پہنچاتے ہیں اور ان کے حل کے لیے کوشش کرتے ہیں۔

پارلیمنٹ ہاؤس، اسلام آباد

قومی اسمبلی کے نمائندے پاکستان کے چاروں صوبوں یعنی پنجاب، سندھ، خیبر پختونخوا، بلوچستان اور وفاق کے زیرِ انتظام علاقوں سے منتخب ہو کر آتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں وہ اپنے علاقوں کی نمائندگی کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبران

قومی اسمبلی کا اجلاس

کو ایم۔ این۔ اے یا ممبر قومی اسمبلی کہتے ہیں۔ قومی اسمبلی کے ممبران کا انتخاب پانچ سال کے لیے ہوتا ہے۔ قومی اسمبلی کے اجلاس کی صدارت سپیکر کرتے ہیں۔ قومی اسمبلی میں اہم ملکی و خارجہ معاملات پر بحث بھی کی جاتی ہے۔

4- وزیرِ اعظم

ملک کے انتظامی امور کی دیکھ بھال کی ذمہ داری وزیرِ اعظم کے سپرد ہوتی ہے۔ ملک کے نظم و نسق کو چلانے کی غرض سے کئی مرکزی محکمے قائم ہیں۔ ہر محکمے کا سربراہ وفاقی سیکرٹری ہوتا ہے جو ایک وزیر کی نگرانی میں کام کرتا ہے۔

دفتر وزیرِ اعظم، اسلام آباد

آئین کے مطابق ہمارے ملک میں ہر پانچ سال بعد قومی اسمبلی کے انتخابات ہوتے ہیں۔ ان انتخابات کے ذریعے قومی اسمبلی کے ممبران منتخب ہوتے ہیں۔ اکثریتی پارٹی کے نامزد کردہ رکنِ قومی اسمبلی کو وزیرِ اعظم منتخب کرتے ہیں۔ اگر اسمبلی میں کسی ایک پارٹی کو اکثریت حاصل نہ ہو تو وہ دوسری پارٹی کے ساتھ مل کر بھی وزیرِ اعظم چُن سکتی ہے۔ وزیرِ اعظم کا اپنا الگ دفتر ہوتا ہے۔

5- کابینہ

وزیرِ اعظم کی ملکی اور غیر ملکی بہت سی ذمہ داریاں ہوتی ہیں۔ وہ ملک کے تمام معاملات کو اکیلا سر انجام نہیں دے سکتے۔ اپنے کام میں مدد کے لیے وزیروں کو نامزد کرتا ہے۔ وزیروں کی تعداد کا فیصلہ وزیرِ اعظم اپنی ضرورت کے مطابق کرتا ہے۔ ان تمام وفاقی وزراء کو وفاقی کابینہ کہتے ہیں۔ ان وزیروں کو مختلف محکموں کا انچارج بنایا جاتا ہے، مثلاً تجارت، خزانہ وغیرہ۔ محکمے کے معاملات چلانے کے لیے ایک سرکاری ملازم کو محکمے کا سیکرٹری تعینات کیا جاتا ہے۔ سیکرٹری کے ماتحت بہت سے سرکاری ملازمین ہوتے ہیں۔ وزیروں کی کارکردگی کا اندازہ لگانے کے لیے یا کسی معاملہ پر کوئی اہم فیصلہ کرنے کے لیے وفاقی کابینہ کا اجلاس بلایا جاتا ہے جس میں اہم معاملات پر مشاورت کے بعد فیصلے کیے جاتے ہیں۔

سپریم کورٹ

سپریم کورٹ آف پاکستان، اسلام آباد

سپریم کورٹ کی مرکزی عدالت اسلام آباد میں واقع ہے۔ تاہم چاروں صوبائی دارالحکومتوں میں اس کی شاخیں قائم ہیں جہاں سپریم کورٹ کے جج صاحبان مقدمات کی سماعت کرتے ہیں سپریم کورٹ ملک کی سب سے اعلیٰ عدالت ہے اس کے سربراہ کو چیف جسٹس آف پاکستان کہتے ہیں۔ سپریم کورٹ میں تمام ہائی کورٹس کے فیصلوں کے خلاف اپیل دائر کی جاسکتی ہے۔ سپریم کورٹ ملک کے آئین کی حفاظت اور بنیادی حقوق کے نفاذ کو یقینی بناتی ہے۔ اگر صدرِ پاکستان کسی قومی اہمیت کے معاملہ پر رجوع کریں تو اُس کو آئینی مشورہ دیتی ہے، اس کا فیصلہ حتمی اور آخری ہوتا ہے۔

وفاقی اور صوبائی حکومتوں کے درمیان تعلقات

وفاق کی طرح صوبوں میں بھی انتخابات ہوتے ہیں اور صوبائی حکومتیں تشکیل پاتی ہیں۔ آئینِ پاکستان میں وفاق اور صوبوں کے اختیارات واضح کر دیے گئے ہیں۔ مرکزی حکومت کے پاس ملکی دفاع جس میں فوج، ائیر فورس اور نیوی شامل ہیں، بیرونی ممالک سے تعلقات، تجارت، مرکزی منصوبہ بندی، مرکزی حکومت کے لیے محصولات، صوبوں سے رابطہ وغیرہ کے محکمے ہیں۔ صوبائی حکومت کے پاس صوبے کا نظم ونسق، امن وامان، قانون، تعلیم، زراعت، صحت، صوبائی محصولات وغیرہ کے اہم محکمے ہیں۔

سیاسی جماعتوں کا کردار

سیاسی جماعتیں جمہوریت کا اہم ستون ہوتی ہیں یہ عوام میں سیاسی سوجھ بوجھ پیدا کرتی ہیں۔ سیاسی جماعتیں عوام کے مسائل کو اپنے منشور کا حصہ بناتی ہیں اور اقتدار میں آکر ان مسائل کو حل کرنے کی کوشش کرتی ہیں۔

1973ء کے آئین کے مطابق شہریوں کے اہم حقوق

آئینِ پاکستان 1973ء کے تحت پاکستان کے ہر شہری کو کچھ حقوق حاصل ہیں جن کو بنیادی حقوق کا نام دیا گیا ہے۔ ریاستِ پاکستان ان حقوق سے کسی بھی شہری کو محروم نہیں کرسکتی بلکہ ان بنیادی حقوق سے متصادم کوئی قانون سازی بھی نہیں ہوسکتی ہے۔ آئین افراد کے حقوق کی حفاظت کرتا ہے اور ریاست اُن کو پورا کرنے کی ذمہ دار ہوتی ہے۔ ان بنیادی حقوق

میں سے کچھ درج ذیل ہیں:

i- ہر شہری اپنے عقائد کے مطابق زندگی گزارنے کا حق رکھتا ہے۔اس طرح انھیں بلا امتیاز جانی و مالی تحفظ حاصل ہے۔حکومت کے لیے اس کی عزت و آبرو کا احترام کرنا آئین میں دیا گیا ہے۔

ii- ہر شہری کو تجارت، کاروبار اور کوئی بھی جائز پیشہ اختیار کرنے کا حق حاصل ہے۔

iii- تحریر و تقریر کی آزادی ہر شہری کا بنیادی حق ہے۔

iv- کوئی بھی پاکستانی شہری پاکستان بھر میں جائیداد حاصل کرنے، رکھنے اور بیچنے کا حق رکھتا ہے۔

v- شہریتِ پاکستان کا حامل کوئی بھی گروہ جس کی اپنی علیحدہ زبان، رسم الخط اور ثقافت ہو وہ اس کی حفاظت اور ترویج و ترقی کا حق رکھتا ہے۔

قومی مسئلہ اور اس کے حل کے مختلف طریقے/تجاویز

کسی بھی مسئلے کا حل باہمی مشاورت کے ذریعے ہی ممکن ہے۔قومی مسائل کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ پارلیمنٹ کے اندر قومی مسائل کے بارے میں مختلف سیاسی جماعتوں کے درمیان تعاون کی فِضا قائم ہو اور تمام فیصلے اتفاقِ رائے سے کیے جائیں۔آج کل پاکستان میں سب سے اہم قومی مسئلہ دہشتگردی ہے اس کے حل کے لیے نیشنل ایکشن پلان تیار کیا گیا جس پر تقریباً تمام سیاسی جماعتوں نے رضامندی کا اظہار کیا۔نیشنل ایکشن پلان کے تحت آپریشن ضربِ عضب اور آپریشن ردالفساد جیسے اقدامات اُٹھائے گئے جس کے پاکستان میں دہشتگردی کے خاتمے کے لیے مثبت اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

مشقی سوالات

1۔ سوالات کے جواب دیں:

i- پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کو کیا کہتے ہیں؟

ii- ہمارے مسائل حکومت کے پاس کون لوگ لے کر جاتے ہیں؟

iii- پاکستان کی سب سے بڑی عدالت کے سربراہ کو کیا کہتے ہیں؟

iv- قومی اسمبلی کے ارکان کی تعداد بتائیں۔

2۔ خالی جگہ پُر کریں:

i- ہر قبیلے کا ایک..................... ہوتا تھا۔

ii- ہمارے ملک کا پورا نام................................... ہے۔

iii- سپریم کورٹ کے سربراہ کو............................ کہتے ہیں۔

iv- پاکستان کی سب سے بڑی عدالت................................ہے۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i- طلبہ استاد کی مدد سے پاکستان کی مختلف عدالتوں کے درمیان تعلقات کا ایک چارٹ تیار کر کے کمرہ جماعت میں آویزاں کریں۔

ii- اپنے استاد، والدین، بزرگوں اور علاقے کے دوسرے لوگوں کی مدد سے اپنے علاقے میں کسی بڑے مسئلے کی نشاندہی کریں اور سوچیں کہ حکومت مسئلے کے حل میں کیسے مدد کرسکتی ہے۔

iii- کسی قومی مسئلے کو حل کرنے کے مختلف طریقے تجویز کریں۔

iv- اپنے استاد کی مدد سے دیہی آبادی کی مدد کے لیے کوئی منصوبہ (آبادی، ناخواندگی اور صفائی کے متعلق) ڈیزائن کریں۔

v- اپنے استاد کی مدد سے صوبائی حکومت کی تشکیل کا مرکزی حکومت کی تشکیل سے موازنہ کریں۔

vi- استاد طلبہ سے مقننہ، انتظامیہ اور عدلیہ کے فرائض کا موازنہ کرائیں۔

سوچنے کی باتیں

i- میرے دوست نے پاس ہونے کی خوشی میں دعوت دی۔ ہم چاہتے ہیں کہ دعوت کے سارے کام اچھے طریقے سے ہو جائیں۔ اس کے لیے آپ ہمیں مشورہ دیں کہ ہم کیسے سب کام اچھے طریقے سے کر سکتے ہیں؟

ii- اگر یہ کہا جائے کہ ہم سب مل کر اپنی حکومت چلاتے ہیں تو یہ کیسے ممکن ہو پاتا ہے؟

iii- ہمارے علاقے میں سڑکیں اور پانی کے نکاس کی نالیاں ٹوٹی ہوئی ہیں۔ ہم نے اپنے علاقے کے صوبائی اسمبلی کے ممبر سے شکایت کی۔ انہوں نے ٹاؤن کمیٹی کے سربراہ سے بات کی مگر ٹاؤن کمیٹی والوں نے کہا کہ ان کے پاس پیسے نہیں ہیں۔ اب ہمارے ممبر صوبائی اسمبلی کیا کریں گے؟ آپ سوچ کر بتائیں۔

باب 6

ذرائع ابلاغ

جدید اور تیز رفتار ذرائع ابلاغ انسانی زندگی کی سب سے اہم ضرورت ہیں۔ معاشرے میں باضابطہ زندگی گزارنے کے لیے اپنے اِردگرد کے لوگوں سے رابطہ قائم رکھنا بہت ضروری ہے اور یہ رابطہ ابلاغ کے ذریعے ہی ممکن ہے۔ ذرائع ابلاغ کسی ملک کی معاشرتی، معاشی اور سماجی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ جدید ذرائع ابلاغ کی وجہ سے دُنیا ایک گلوبل ویلج میں تبدیل ہو چکی ہے۔ پاکستان میں اس وقت دُنیا کے جدید ترین ذرائع ابلاغ موجود ہیں جو کہ مندرجہ ذیل ہیں:

اخبارات و رسائل

اخبارات

اخبارات و رسائل آج کے ترقی یافتہ دور میں ابلاغ عامہ کے اہم ذرائع میں سے ایک ہیں۔ اخبارات اطلاعات و معلومات اور تفریح وغیرہ کا بہترین ذریعہ ہیں۔ یہ قومی اور بین الاقوامی امور پر رائے عامہ تشکیل دینے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

ٹیلی کمیونیکیشن

اس میں ٹیلی فون اور ٹیلی گراف کا محکمہ آتا ہے۔ اس کی دیکھ بھال کے لیے پاکستان ٹیلی کمیونیکیشن کارپوریشن لمیٹڈ کام کر رہی ہے۔ ٹیلی کمیونیکیشن کی بدولت کسی بھی بات یا خبر کو فوراً ایک جگہ سے دوسری جگہ پہنچایا جا سکتا ہے۔ اس کے لیے ٹیلی فون سے کام لیا جاتا ہے۔ پی۔ ٹی۔ سی۔ ایل لاکھوں لوگوں کو انٹرنیٹ استعمال کرنے کی سہولت مہیّا کر رہا ہے۔

ریڈیو

ریڈیو سیٹ

پاکستان میں بہت سے ریڈیو اسٹیشن کام کر رہے ہیں جو کہ قومی اور دیگر مختلف زبانوں میں پروگرام نشر کرتے ہیں۔ ملک کی ایک کثیر آبادی ریڈیو کی نشریات سے استفادہ کرتی ہے۔ اس وقت ریڈیو پاکستان کی نشریات دنیا کے اکاسی (81) ممالک تک پہنچ رہی ہیں۔ سرکاری ریڈیو کے علاوہ بہت سے ایف۔ ایم ریڈیو اسٹیشن بھی کام کر رہے ہیں۔

i اہم معلومات

- پاکستان میں ریڈیو کی نشریات کو "پاکستان براڈ کاسٹنگ کارپوریشن" کا ادارہ کنٹرول کرتا ہے۔

ٹیلی وژن

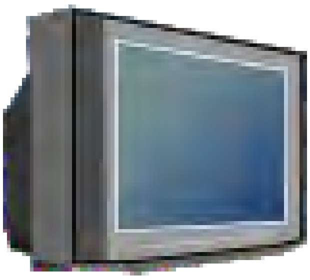

ٹیلی وژن سیٹ

ٹیلی وژن دورِ جدید کی اہم ایجاد ہے جو نہ صرف لوگوں کو سستی تفریح اور تعلیم مہیّا کرتا ہے بلکہ دُنیا میں رونما ہونے والے تمام اہم واقعات سے بھی لمحہ بہ لمحہ باخبر رکھتا ہے۔ پاکستان ٹیلی وژن کا آغاز 26 نومبر 1964ء کو لاہور مرکز سے کیا گیا۔ اب ملک کے پانچ مراکز سے باقاعدگی سے ٹیلی وژن کے پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ پی ٹی وی کا چینل نمبر 1 عام مقاصد کے لیے ہے جبکہ پی ٹی وی کا چینل نمبر 2 تعلیمی مقاصد، حالاتِ حاضرہ اور تفریحی پروگرام نشر کرتا ہے۔ دوسرے ممالک میں مقیم لوگوں کے لیے پی ٹی وی ورلڈ قائم کیا گیا ہے۔ پاکستان میں بڑی تعداد میں پرائیوٹ چینل بھی کام کر رہے ہیں۔

پی ٹی وی کی عمارت، اسلام آباد

اہم معلومات

- پاکستان ٹیلی وژن کارپوریشن کا سربراہ چیئرمین کہلاتا ہے۔

کمپیوٹر

کمپیوٹر بیسویں صدی کی اہم ترین ایجاد ہے۔ اس کی مدد سے بے شمار کام منٹوں اور سیکنڈوں میں کر لیے جاتے ہیں۔ کمپیوٹر پروگرامز کے ذریعے مختلف اعداد و شمار، اہم کاغذات اور دیگر معلومات کو محفوظ کیا جا سکتا ہے۔ موجودہ دور میں کمپیوٹر پیغام رسانی کا بہترین ذریعہ ہے۔

کمپیوٹر

اہم معلومات

- بینکوں اور تجارتی اداروں نے اپنا تمام کاروبار کمپیوٹر پر منتقل کر لیا ہے۔ اس کے علاوہ طلبہ بھی اس سے مدد لیتے ہیں۔

انٹرنیٹ

انٹرنیٹ کمپیوٹر کے دور کا ایک ایسا کارنامہ ہے جس کی مدد سے ایک جگہ سے دوسری جگہ بذریعہ مواصلاتی سیارہ

معلومات کا تبادلہ کیا جاسکتا ہے۔ اس کی مدد سے معلومات کا تبادلہ دُنیا میں کسی بھی جگہ بیٹھ کر کیا جاسکتا ہے۔ پاکستان میں اس وقت بڑے بڑے شہروں میں انٹرنیٹ کی سہولت مہیّا کی گئی ہے۔

اہم معلومات

- دنیا بھر کے اداروں اور لوگوں نے ویب سائٹس کی صورت میں انٹرنیٹ پر معلومات جمع کی ہوئی ہیں۔
- بہت ساری ویب سائٹس قُرآنِ پاک کی تفسیر اور تعلیم کو پھیلانے کے لیے بنائی گئی ہیں۔
- ویب سائٹ مختلف ویب پیجیز (web pages) کی کولیکشن ہوتی ہے جو کہ آپس میں انٹرلنکڈ ہوتے ہیں۔

ذرائع ابلاغ کے فوائد اور نقصانات

فوائد

1۔ فکری رہنمائی

میڈیا معاشرے کو فکری راہنمائی فراہم کرتا ہے۔ میڈیا عوام تک مختلف موضوعات پر آراء، تبصرے اور تجزیے پیش کرتا ہے۔ نظریۂ پاکستان کے فروغ میں بھی میڈیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

2۔ سماجی مسائل کا حل

لوگ عوامی رسومات کو بہت زیادہ اہمیت دیتے ہیں۔ ان میں کچھ رسوم معاشرتی برائیوں کے زمرے میں آتی ہیں جیسے کہ وَنّی، کاروکاری اور وٹّا سٹّا جیسی رسمیں عام ہیں۔ میڈیا عوام میں ان برائیوں کے خلاف شعور اُجاگر کرتا ہے۔ ریڈیو اور ٹی وی میں دستاویزی پروگرام، فلمیں، خبریں، ڈرامے اور بحث ومباحثے ہوتے ہیں۔

3۔ سیاسی آگہی

میڈیا عوام میں سیاسی بیداری پیدا کرنے کا اہم ترین ذریعہ ہے۔ عوام کو پوشیدہ حقائق بتائے جاتے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے حکمران، اپوزیشن اور سیاست دان اپنا مؤقف عوام تک پہنچاتے ہیں۔ میڈیا کے ذریعے حکومت اور عوام میں رابطہ قائم ہوتا ہے۔ میڈیا حکومت کی کارکردگی کا جائزہ لیتا ہے۔

4۔ قومی یکجہتی

میڈیا قومی تہواروں پر یک جہتی کے احساس کو فروغ دینے کی کوشش کرتا ہے۔ ملی نغمے، قومی ترانہ، حالاتِ حاضرہ کے پروگرام، خصوصی ایڈیشن، دستاویزی فلمیں اور خصوصی رپورٹس مرتب کرتا ہے۔

5۔ صحت وطبّی مسائل

میڈیا عوام میں صحت کے بارے میں شعور پیدا کرنے کی کوشش کرتا ہے تاکہ ایک صحت مند معاشرہ تشکیل پا سکے۔اس میں اشتہارات کے ذریعے عوام کو آگاہ کیا جاتا ہے۔

6- تفریح مہیّا کرنا

میڈیا تھکے ہوئے عوام کو تفریح فراہم کر کے انھیں تازہ دم کرتا ہے۔اس مقصد کے لیے مزاحیہ پروگرام، ڈرامے، خاکے، فلمیں اور گانے نشر کیے جاتے ہیں۔

7- قومی ترقیاتی منصوبوں کی تشہیر

میڈیا قومی اور صوبائی حکومتوں کے ترقیاتی منصوبوں کی تشہیر کرتا ہے۔

8- تعلیم

میڈیا تعلیمی امور، تعلیمی پالیسیاں اور تعلیمی پروگرامز پیش کرتا ہے۔طلبہ علامہ اقبال اوپن یونیورسٹی کے اسباق سے فائدہ اٹھاتے ہیں۔انٹرنیٹ اور ریڈیو بھی تعلیم کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔

9- جرائم کا خاتمہ

میڈیا جرائم کی خبروں کو اس طرح پیش کرتا ہے کہ لوگ جرم سے نفرت کرنے لگ جاتے ہیں۔

نقصانات

1۔ جھوٹی خبریں اور افواہیں

بعض میڈیا چینل وقتی مفادات کی خاطر مبالغہ آرائی اور افواہوں کو بڑھا چڑھا کر نشر کرتے ہیں۔بم دھماکوں، خودکشی اور اخلاقی جرائم کی خبروں سے لوگ خوف زدہ ہو جاتے ہیں۔ایسی خبروں سے میڈیا کو اجتناب کرنا چاہیے۔

2۔ جرائم کی رپورٹنگ

بعض اخبارات، ریڈیو اور ٹی وی چینلز خبروں میں سنسنی خیز مواد شامل کر کے جرائم کی خبروں کو بڑھا چڑھا کر پیش کرتے ہیں۔ پیمرا (PEMRA) کو اس کا نوٹس لینا چاہیے۔

i اہم معلومات

- پیمرا (PEMRA) پاکستان الیکٹرانک میڈیا ریگولیٹری اتھارٹی کا مخفف ہے۔

3۔ فیشن کی وبا

ٹیلی وژن اور پرنٹ میڈیا میں نئے ملبوسات، پرس اور پرفیوم وغیرہ کی نمائش کی وجہ سے لوگوں میں فیشن سے بھرپور زندگی گزارنے کا شوق بڑھ گیا ہے۔ اسے کنٹرول کرنا ضروری ہے۔

سیاسی عمل میں میڈیا کا کردار

موجودہ دور میں میڈیا کی اہمیت بہت بڑھ گئی ہے۔ سیاسی عمل اور رائے عامہ ہموار کرنے میں میڈیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔ پاکستان ایک جمہوری ملک ہے۔ میڈیا عوامی تاثرات کو سیاستدانوں اور حکومتی ایوانوں تک پہنچانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ عوامی ردِّعمل کا جواب دینے کے لیے سیاستدان اور حکومتی افراد پریس کانفرنسز کے ذریعے، ریڈیو، ٹی وی کا سہارا لے کر رائے عامہ ہموار کرتے ہیں۔ یوں عوام اور حکومت کے مابین رابطہ بحال رکھنے میں میڈیا ایک پُل کا کردار ادا کرتا ہے۔ میڈیا سیاسی صورتِ حال، سیاسی پارٹیوں کی سرگرمیوں اور حکومتی پالیسیوں پر تبصرے پیش کرتا ہے۔ میڈیا عوام کو باخبر رکھتا ہے۔ جمہوری اقدار کے فروغ کے لیے عوام اور حکومت کے درمیان رابطہ ہونا بے حد ضروری ہے۔ اس سلسلہ میں میڈیا اہم کردار ادا کرتا ہے۔

پریس کانفرنس

اشتہارات اور اخباری رپورٹوں میں جانبداری

پاکستان چار صوبوں پر مشتمل ہے۔ ہر صوبے کے لوگ ایک دوسرے سے مختلف ہیں۔ بہت سے ملک دشمن عناصر صوبوں کے مابین تعصّب اور تنگ نظری کو ہوا دیتے ہیں۔ ہمارے اخبارات کو چاہیے کہ وہ ایسی رپورٹیں، کالم، تحریریں اور اشتہارات شائع نہ کریں جس سے تعصب اور تنگ نظری پیدا ہو بلکہ محبت، یک جہتی، مساوات، رواداری اور حُب الوطنی کے جذبات کو فروغ دیں تاکہ ملک دُشمن عناصر اثرانداز نہ ہوسکیں۔ عوامی خواہشات کی پاس داری کا خیال رکھا جائے اور محبت، بھائی چارے اور خیر سگالی کے جذبے کو فروغ دیا جائے۔ منفی پروپیگنڈہ کا پرچار نہ کریں۔

اشتہارات کے اندر کسی قسم کا تعصب نہ برتا جائے۔ ایسے خاکے شائع نہ کیے جائیں جس سے کسی عقیدے یا مذہب کی توہین ہوتی ہو۔ غیر جانب دارانہ رپورٹنگ کرنی چاہیے۔ اخبارات کو لوگوں کو تعصّبات سے باہر نکالنے کے لیے مؤثر کردار ادا کرنا چاہیے۔ پاکستان کو لِسانی، علاقائی اور مذہبی تعصّبات کی آماجگاہ نہ بنایا جائے۔

ٹیلی وژن معلومات کا سب سے اہم ذریعہ

چینی کہاوت ہے کہ ایک تصویر ایک ہزار الفاظ سے زیادہ مؤثر ہوتی ہے۔ اس لیے ٹیلی وژن پیغام رسانی کے حوالے سے ابلاغِ عامہ کا مؤثر ترین اور مقبول ترین ذریعہ ہے۔ ٹیلی وژن کا مقصد ایسے پروگرام پیش کرنا ہے جس سے ناظرین تک اطلاعات و معلومات، تعلیم و تربیت اور تفریح کا سامان میّسر ہو۔ علاوہ ازیں ٹیلی وژن پر ناظرین کے لیے ایسے دلچسپ و معلوماتی، تعلیمی، تفریحی، سماجی اور معاشرتی موضوعات پر مبنی پروگرام پیش کیے جاتے ہیں جن سے ناظرین کی بڑی تعداد لُطف اندوز ہوتی ہے۔ ٹیلی وژن پر ملکی اور غیر ملکی حالات کی خبریں پیش کی جاتی ہیں۔ اس لیے اس کا اثر دیگر ذرائع ابلاغ کے مقابلے میں زیادہ ہے۔

مشقی سوالات

1۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں درست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

(i) کمپیوٹر کب ایجاد ہوا؟

(الف) بیسویں صدی　　(ب) اکیسویں صدی

(ج) انیسویں صدی　　(د) اٹھارویں صدی

(ii) پاکستان ٹیلی وژن کا آغاز کس شہر سے ہوا؟

(الف) کراچی سے (ب) ملتان سے (ج) اسلام آباد سے (د) لاہور سے

(iii) پاکستان کی کتنے فیصد آبادی ریڈیو کی نشریات سے استفادہ کرتی ہے؟

(الف) 92 فیصد (ب) 97 فیصد (ج) 90 فیصد (د) 80 فیصد

(iv) پیغام رسانی کا تیز ترین ذریعہ کون سا ہے؟

(الف) ریڈیو (ب) انٹرنیٹ (ج) فیکس (د) ٹیلی وژن

2۔ مختصر جواب دیں:

i۔ ریڈیو پاکستان کی نشریات دُنیا کے کتنے ممالک میں پہنچتی ہیں؟

ii۔ پاکستان ٹیلی وژن پر مختصر نوٹ لکھیں۔

iii۔ انٹرنیٹ کے تین اہم فوائد بتائیں۔

iv۔ اخباری رپورٹ کسے کہتے ہیں؟

3۔ تفصیل سے جواب دیں:

i۔ ذرائع ابلاغ کے مختلف ذرائع پر نوٹ لکھیں۔

ii۔ ذرائع اطلاعات کے فائدے بیان کریں۔

iii۔ سیاسی عمل میں میڈیا کا کردار واضح کریں۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i۔ طلبہ اپنے سکول کی لائبریری میں اخبارات کا مطالعہ کریں اور اہم خبریں سکول کے نوٹس بورڈ پر آویزاں کریں۔

ii۔ طلبہ رات 9 بجے ٹی وی کے خبر نامے میں ملکی اور بین الاقوامی خبریں سنیں اور صبح کلاس میں خبروں پر تبصّرہ کریں۔

iii۔ طلبہ انٹرنیٹ کا استعمال سیکھیں۔ مختلف قسم کی معلومات انٹرنیٹ کے ذریعے حاصل کریں۔

iv۔ طلبہ عوام الناس کو موجودہ سماجی، ماحولیاتی مسائل کے سلسلے میں انٹرنیٹ پر پیغام دیں۔

v۔ اپنے کسی پسندیدہ ذرائع ابلاغ پر دوسرے طلبہ سے تبادلۂ خیال کریں۔

ثقافت

باب 7

ثقافت کی تعریف اور مفہوم

ثقافت کسی معاشرے کے افراد کی طرزِ زندگی، رہن سہن، زبان، لباس، خوراک، عقیدے اور رسم ورواج کے مجموعہ کا نام ہے۔اس میں ہماری رہائش، تعلیم، مذہب اور فنونِ لطیفہ بھی شامل ہیں۔لوگوں کا مِل جُل کر رہنا اور مخصوص رسم ورواج کے تحت اپنی پہچان کرانا ہی ثقافت ہے۔

اہم معلومات

- ہر قوم اپنی تہذیب اور ثقافت سے محبت کرتی ہے۔

پاکستان کی علاقائی ثقافتیں

پاکستان 14 اگست 1947ء کو معرضِ وجود میں آیا۔یہ قدرت کی نعمتوں، فیاضیوں اور باصلاحیت افراد کے ملک کی وجہ سے پہچانا جاتا ہے۔یہاں مختلف زبانیں بولی جاتی ہیں اور ثقافتی لحاظ سے یہ دُنیا کا بہترین ملک شمار کیا جاتا ہے۔

ثقافت کی مختلف اقسام

پنجابی ثقافت

پنجاب پانچ دریاؤں کی سرزمین ہے۔پنجاب آبادی کے لحاظ سے ملک کا سب سے بڑا صوبہ ہے جو ملک کی غلّے کی زیادہ تر ضروریات پوری کرتا ہے۔یہ علاقہ برصغیر پاک وہند کا زرخیز ترین علاقہ ہے۔یہاں دُنیا کا سب سے طویل نہری نظام بھی موجود ہے۔پنجاب کے لوگ بہادری، فراخدلی، خوش خوراکی اور مہمان نوازی کے لحاظ سے اپنی منفرد شناخت رکھتے ہیں۔یہاں ہنرمندی کو بھی کمال حاصل ہے۔صوبہ پنجاب کی بڑی زبان پنجابی ہے اسکے علاوہ اردو زبان بھی بولی جاتی ہے۔پنجاب کے علاقوں کے تمام لوگ اپنی روایات اور علاقائی ثقافت کے لحاظ سے پاکستان کی ایک بڑی شناخت ہیں۔پنجاب کو اولیاء کرام کی سرزمین بھی کہا جاتا ہے۔پنجابی ثقافت میں داستان گوئی کو ایک منفرد مقام حاصل ہے اس میں

ڈھولے ماہیے اور قصّہ گوئی جیسی نمایاں خصوصیات ہیں۔

پنجابی ثقافت کے مناظر

سندھی ثقافت

سندھ اولیاء وصوفیائے کرام کی سرزمین ہے۔ تمام لوگ حضرت شہباز قلندرؒ، شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ اور حضرت سچّل سرمستؒ کا بہت احترام کرتے ہیں۔ زرعی پیداوار اور قدرتی معدنیات رکھنے والا یہ صوبہ بہت سی خوبیاں رکھتا ہے۔ اندرونِ سندھ اور ساحل سمندر پر رہنے والے لوگ اپنی روایات کی خوب پاسداری کرتے ہیں۔ یہ لوگ رہن سہن اور مہمان نوازی کے لحاظ سے بہترین طرزِ معاشرت کا نمونہ پیش کرتے ہیں۔

سندھی ثقافت کے مناظر

پختون ثقافت

صوبہ خیبر پختونخوا کے لوگ مہمان نواز اور بہادر ہیں جو صدیوں سے اپنی روایات کو زندہ رکھے ہوئے ہیں۔ ان کی بہادری اور قربانی ہماری تاریخ کا ایک روشن باب ہے۔ قبائلی معاشرے میں مہمان نوازی کو بنیادی حیثیت حاصل ہے۔ یہاں کی شادی بیاہ اور کچھ دوسری رسمیں دوسرے علاقوں سے قدرے مختلف ہیں۔

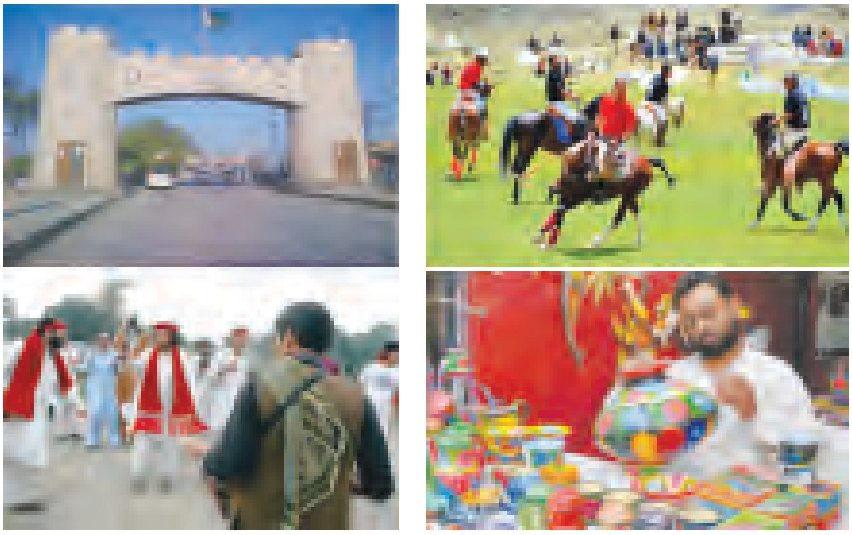

پختون ثقافت کے مناظر

بلوچ ثقافت

بلوچستان پاکستان کا رقبہ کے لحاظ سے سب سے بڑا صوبہ ہے۔ یہاں کے لوگ محبِ وطن، جفاکش اور پُرامن روایات کے مالک ہیں۔ یہ لوگ اپنی ثقافت اور تاریخی وِرثہ سے بے حد محبت کرتے ہیں۔ اس صوبے میں سوئی گیس کا سب سے بڑا ذخیرہ ہے، اس کے علاوہ سونا، چاندی، تانبہ، کوئلہ اور دوسری معدنیات بھی پائی جاتی ہیں۔

بلوچ ثقافت کے مناظر

اہم معلومات

- پاکستانی افواج مختلف ثقافتوں کا بہترین مجموعہ ہے۔ پاکستان کے ہر صوبے کے لوگ فوج میں شامل ہیں۔ یہ محترم قومی ادارہ ہر قسم کے تعصّبات سے بالاتر ہوکر وطن کے دفاع اور داخلی امن کے لیے بے پناہ قربانیاں دے رہا ہے۔

مختلف ثقافتوں کی مشترک خصوصیات

پاکستان کے مختلف صوبوں میں رہنے والے لوگوں کے آپس میں بہترین تعلقات ہیں۔ ان کی بہت سی قدریں آپس میں مشترک ہیں۔ مذہبی اور ثقافتی اعتبار سے ان میں ہم آہنگی پائی جاتی ہے۔ چاروں صوبوں کے لوگ ایک دوسرے کی ضروریات کا مکمل خیال رکھتے ہیں۔ کسی بھی مشکل وقت میں ایک دوسرے کا بھر پور ساتھ دیتے ہیں۔ اسلامی تعلیمات کے باعث ان میں بھائی چارے کی فضاء پائی جاتی ہے۔ لوگوں کے درمیان تعلقات پیدا کرنے اور دور دراز کے علاقوں تک مکمل رسائی کے لیے موجودہ دور میں بہت سی کوششیں کی جارہی ہیں۔ ان میں پسماندہ صوبوں میں سڑکوں، اسکولوں اور دوسرے ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل شامل ہے۔ ان کی تکمیل سے مختلف صوبوں کے لوگوں کو ایک دوسرے کو سمجھنے اور قریب آنے میں مزید آسانی ہوگی مگر اس وقت ضرورت ہے کہ صوبوں میں ذاتی مفادات کی خاطر پیدا کیا گیا تعصب، فرسودہ رسومات اور ترقیاتی کاموں میں رکاوٹ کو ہر ممکن طریقے سے ختم کیا جائے تاکہ ملک کے تمام صوبوں کو ترقی کے یکساں مواقع میسّر آسکیں۔

اہم معلومات

- جس طرح ایک گلدستہ مختلف اقسام کے پھولوں کے اتحاد سے وجود میں آتا ہے، اسی طرح ہمارا پیارا وطن پاکستان بھی مخلوط ثقافت کا عکاس ہے۔

پاکستان میں ثقافتی تنوّع/جِدّت

پاکستان کے مختلف علاقوں میں جغرافیائی حالات اور آب و ہوا میں فرق کی وجہ سے مختلف علاقوں میں رہنے والے لوگوں کے رہن سہن، لباس، رسم و رواج اور فنون میں فرق ہے۔ اس کی وجہ سے ہماری ثقافت کے اندر مختلف رنگ اور جِدّت پائی جاتی ہے۔ ذرائع ابلاغ اور مواصلات کی ترقی سے عام شہری کی زندگی میں کافی آسانیاں پیدا ہوئی ہیں جس سے لوگوں میں میل جول اور روابط میں اضافہ ہوا ہے اور ثقافت مضبوط ہوئی ہے۔

لباس

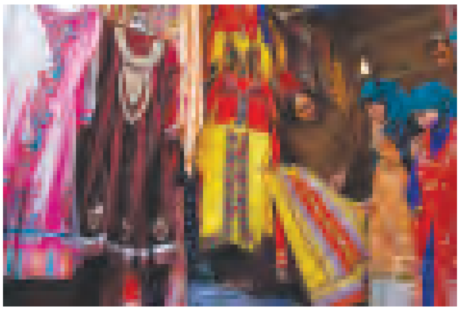
مختلف لباس

سرد اور گرم علاقوں میں ایک جیسا لباس نہیں پہنا جاتا۔ شمالی علاقوں میں جہاں شدید سردی ہوتی ہے، وہاں موٹے کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔ پنجاب میں گرمیوں میں باریک اور سردیوں میں موٹا اونی لباس استعمال کیا جاتا ہے۔ پنجاب کے اکثر اضلاع میں تہبند اور قمیض یا کُرتے کا رواج ہے۔ صوبہ خیبر پختونخوا، بلوچستان اور سندھ میں شلوار اور قمیض عام ہے۔ پتلون کا استعمال تمام صوبوں میں پڑھا لکھا طبقہ کرتا ہے۔ کالے رنگ کی واسکٹ اور شیروانی بھی پہنی جاتی ہے۔ تہوار اور شادیوں میں شوخ رنگوں کے کپڑے استعمال کیے جاتے ہیں۔ بلوچستان، سندھ اور پختونخوا میں ٹوپی، اجرک اور پگڑی جبکہ پنجاب میں پگ کا استعمال عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔

زبان

زبان ثقافت کا ایک اہم حصہ ہے۔ ہر معاشرے میں افراد اپنے جذبات، احساسات اور مذہبی امور ایک دوسرے تک پہنچانے کے لیے زبان کا استعمال کرتے ہیں۔ زبان ہی کی مدد سے ہم تعلیمی اور فنی تکنیک سیکھتے ہیں۔ زبان قوم کی شناخت ہوتی ہے۔ یہی وجہ ہے کہ ہر قوم اپنی زبان کو عزیز سمجھتی ہے اور اسکے فروغ کے لیے مناسب اقدامات کرتی ہے۔

خوراک

مختلف پکوان

پاکستان میں مختلف صوبوں میں مختلف قسم کے کھانے پسند کئے جاتے ہیں البتہ گوشت سب صوبوں میں شوق سے کھایا جاتا ہے۔ ساحلِ سمندر کے قریب رہنے والے لوگ مچھلی شوق سے کھاتے ہیں۔ صوبہ پنجاب میں دودھ، لسّی اور چائے کا استعمال عام ہے۔ باقی صوبوں میں زیادہ تر قہوہ پیا جاتا ہے۔ پھل تمام صوبوں میں باکثرت پائے جاتے ہیں اور شوق سے کھایا جاتا ہے۔

فنون

علم اور فن میں پاکستان نے کافی ترقی کی ہے۔ ادیبوں، شاعروں، مصوّروں اور لکھاریوں نے نہ صرف علمی و ادبی ورثے کی

حفاظت کی ہے بلکہ اس میں اضافہ بھی کیا ہے۔ قیامِ پاکستان کے بعد مصوّروں نے اعلیٰ پائے کی مصوّری کی ہے۔ خطّاطوں نے نہایت خوبصورت طریقے سے قُرآنِ پاک کی آیات کی خطّاطی کی ہے۔ ڈرامے اور سٹیج نے بھی ترقی کی ہے اور بے شمار اچھے ڈرامے تحریر کیے گئے ہیں۔

پاکستان کے ایک مصوّر کا بنایا ہوا شاہکار

مہارتیں

ملک کے تمام علاقوں میں دست کاری کا عمدہ کام نسل در نسل ہو رہا ہے۔ زیادہ تر کام عورتیں گھروں میں کرتی ہیں۔ سندھ میں لباس پر شیشے لگانے کا کام نہایت مہارت سے کیا جاتا ہے۔ سندھی اجرک بہت مشہور ہے۔ ملتان میں مینا کاری والے برتن بنائے جاتے ہیں۔ چنیوٹ اور لاہور میں فرنیچر کا کام نہایت نفیس ہوتا ہے۔ سیالکوٹ میں کھیلوں اور آلاتِ جراحی کا سامان تیار کیا جاتا ہے۔

مینا کاری والے برتن

اہم معلومات

- اونٹ کی کھال سے بنے ہوئے لیمپ اور سوہن حلوہ ملتان کی مشہور سوغات ہیں۔

میلے اور عُرس

شہروں اور دیہاتوں میں موسموں کے تبدیل ہونے کے ساتھ ساتھ میلوں، عرسوں اور نمائشوں کا انتظام کیا جاتا ہے۔ یہ تفریح کے ساتھ ساتھ کام کاج اور کاروبار کا بھی ذریعہ بنتے ہیں جن سے جوان، بچے، بڑے اور بوڑھے لطف اندوز ہوتے ہیں۔ دیہاتی علاقوں میں فصل کی کٹائی کے بعد میلے لگتے ہیں۔ لوگ کبڈّی کھیلتے ہیں، گھڑ دوڑ اور کُشتی کے مقابلے ہوتے ہیں۔ عورتوں کے لیے چوڑیاں بیچنے والے اور بچوں کی تفریح کے لیے پنگھوڑے والے میلوں کا اہم حصہ ہوتے ہیں۔ لوگ خوب خوشیاں مناتے ہیں۔ یہ تمام تہوار ہماری ثقافت کا حصّہ ہیں۔

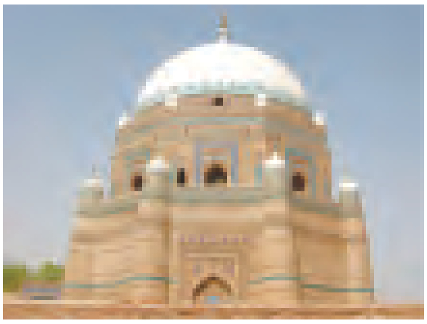
بہاء الدین زکریاؒ ملتانی کا مزار

شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ (سندھ) کا مزار

اہم معلومات

- حضرت داتا گنج بخشؒ، حضرت بہاء الدین زکریاؒ ملتانی، شاہ عبد اللطیف بھٹائیؒ کے عرس مشہور ہیں۔

میلے اور عُرس کے مناظر

مذہبی تہوار

عید میلادالنبیؐ کا ایک منظر

ہمارے کئی اہم مذہبی تہوار ہیں جن میں عیدالفطر، عیدالضحیٰ، اور عید میلادالنبیؐ اہم ترین ہیں۔ عیدالفطر ہر سال ماہ رمضان کے بعد یکم شوال کو آتی ہے۔ لوگ ایک دوسرے کو عید کی مبارک باد پیش کرتے ہیں اور آپس میں مِل جُل کر عید کی خوشیاں بانٹتے ہیں۔ عیدالضحیٰ دس (10) ذی الحج کو بڑے مذہبی جوش وجذبے سے منائی جاتی ہے۔ یہ عید حضرت اسمٰعیلؑ کی قربانی کی یاد ہر سال تازہ کرتی ہے۔ ان دونوں عیدوں پر لوگ نئے کپڑے پہنتے ہیں اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کرتے ہیں۔

عید میلادالنبی ﷺ ہر سال 12 ربیع الاوّل کو ہمارے پیارے نبی ﷺ کی ولادت کی خوشی میں منائی جاتی ہے۔ بازاروں اور محلوں کو خوبصورتی سے سجایا جاتا ہے۔ پاکستان میں غیر مسلم اقلیتیں بھی اپنے تہوار مناتی ہیں مثلاً عیسائی 25 دسمبر کو حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ ولادت مناتے ہیں۔ ہندو دیوالی اور سکھ بیساکھی کا تہوار مناتے ہیں۔

قومی تقریبات

جشنِ آزادی کا ایک منظر

قراردادِ پاکستان (23 مارچ 1940ء)، یومِ مزدور (یکم مئی)، یومِ آزادی (14 اگست 1947ء)، یومِ دفاعِ پاکستان (6 ستمبر 1965ء)، یومِ ولادت قائدِ اعظمؒ (25 دسمبر 1876ء) اور یومِ ولادت علامہ محمد اقبالؒ (9 نومبر 1877ء) جیسے دن قومی تقریبات کے طور پر منائے جاتے ہیں۔

کثیر ثقافتی معاشرے کے فوائد

1۔ پاکستان کے چاروں صوبوں کی اپنی اپنی زبانیں اور ثقافتیں ہیں۔ان کے رسم ورواج اور طرزِ زندگی میں کسی حد تک فرق موجود ہے۔مختلف ثقافتوں کے باوجود لوگ اسلام اور پاکستانیت کے باعث ایک دوسرے سے قربت رکھتے ہیں اور آپس میں جُڑے ہوئے ہیں جس سے قومی تشخص مضبوط ہوتا ہے اور یک جہتی پیدا ہوتی ہے۔

2۔ زیادہ ثقافتوں کے باوجود پاکستان میں پروان چڑھنے والی اسلامی اقدار کے اثرات نمایاں ہیں جیسے مساوات، بھائی چارے، اخُوتّ، انصاف اور سچائی جیسی اقدار کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔

3۔ پاکستان کے رہنے والوں کی ثقافتیں الگ الگ ہونے کے باوجود ان کے درمیان برادرانہ احساسات پائے جاتے ہیں۔

4۔ ہمارے ثقافتی وِرثہ کا اظہار ہماری علاقائی شاعری اور ادب کی وجہ سے ہے جو تمام علاقوں میں یکساں ہیں۔ روحانیت، انسانیت، صلح جوئی، انصاف، محبت اور باہمی تعاون کا درس قومی اور صوبائی زبانوں کے ادیبوں اور شاعروں کے کلام کی نمایاں خوبیاں ہیں۔

بچوں کی ثقافتی تربیت کے اہم ادارے

سماجی ادارے

دُنیا کا کوئی معاشرہ جامد نہیں ہوتا۔ بچوں کو اُن کی تعلیم وتربیت اور سماجی و معاشرتی تبدیلی کے لیے مختلف تربیتی اداروں کے سپرد کرنا پڑتا ہے۔بڑے معاشرتی اداروں میں خاندان کے علاوہ مذہبی ،تعلیمی ، سیاسی ، فلاحی اور تفریحی ادارے قابلِ ذکر ہیں۔

خاندان

تربیت سیکھنے سکھانے کے عمل کا نام ہے۔اچھی تربیت انسان کو معاشرے میں بہتر زندگی گزارنے کے قابل بناتی ہے۔خاندان کا بچے کی تربیت میں بڑا اہم کردار ہوتا ہے۔ یہ معاشرتی تربیت کا سب سے اہم ادارہ ہے۔ والدین بچوں کو بتاتے ہیں کہ اچھا انسان کیسے بنا جاتا ہے،رشتہ داروں ، ہمسایوں اور پڑوس والوں سے کیسے اور کس قسم کے تعلقات رکھنے چاہئیں ۔ مذہب ، اخلاق ، عقائد ، علم وفن ،عادات، اقدار و روایات، زبان وغیرہ سب چیزیں اہلِ خاندان اپنے بچوں کو منتقل کرتے اور سکھاتے ہیں۔

پڑوس

پڑوس کو معاشرے میں بڑی اہمیت حاصل ہے۔ دیہات میں بچے زیادہ تر وقت پڑوس کے بچوں کے ساتھ گزارتے ہیں۔ ان کا ایک دوسرے کے گھروں میں آنا جانا ہوتا ہے۔ کھیل کود بھی ہوتی ہے۔ اس ماحول میں بچہ بہت کچھ سیکھتا ہے۔

مذہبی ادارے

مسجد ہمارے معاشرے کا اہم ترین مذہبی ادارہ ہے۔ رسمی تعلیم ہو یا دینی تعلیم، اِس کا بندوبست تعلیمی اداروں کی ذمہ داری ہے۔ والدین بھی اپنے بچوں کو مذہبی تعلیم سے روشناس کراتے ہیں۔

سیاسی ادارے

اس بات کی اشد ضرورت ہے کہ افراد کو قواعد وضوبط کا پابند بنایا جائے اور اُن کی اجتماعی بھلائی کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں۔ اگر کوئی انسان ان قواعد وضوابط کو توڑے تو اس کو روکا جا سکے۔ اسی نظریہ ضرورت نے معاشرے میں سیاسی اداروں کو جنم دیا۔

بچوں کو سماجی تربیت دینے والے ادارے

بچوں کو سماجی تربیت دینے والے ادارے مندرجہ ذیل ہیں:

1۔ خاندان
2۔ مذہبی ادارے
3۔ تعلیمی ادارے
4۔ سیاسی ادارے
5۔ فلاحی ادارے
6۔ ثقافتی تقریبات

مختلف اقدار کی پہچان

پاکستان کے تمام صوبوں میں منفرد اور اعلیٰ اقدار پائی جاتی ہیں۔ ہر جگہ بزرگوں کا احترام کیا جاتا ہے۔ خواتین کو عزت کی نگاہ سے دیکھا جاتا ہے۔ بڑے چھوٹوں سے شفقت اور محبت سے پیش آتے ہیں۔ ضرورت مند اور بے سہارا افراد کی مدد کی جاتی ہے۔ مقامی معاشرتی مسائل مل جُل کر اور باہمی صلاح مشورے سے حل کیے جاتے ہیں۔ خوشی اور غمی میں ایک دوسرے کا ساتھ دیا جاتا ہے۔ دیہی علاقوں میں بزرگوں اور پڑھے لکھے باشعور افراد پر مشتمل پنچائیتی سسٹم بہت سے تنازعات کو مقامی سطح پر ہی حل کر لیتا ہے جس سے لوگ تھانہ کچہری کے چکروں سے بچ جاتے ہیں۔

اقدار پر اثر انداز ہونے والے عوامل

مذہب

ہر معاشرہ کی اپنی اپنی مذہبی اور ثقافتی اقدار ہیں، مثلاً ہماری اقدار میں نماز، روزہ، قُرآنِ پاک کا احترام اور اور اُس کے احکام پر عمل کرنا، حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو آخری نبی ماننا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی سنت پر عمل کرنا شامل ہے۔ زندگی کی تمام اقدار اس کے گرد گھومتی ہیں۔ ہمدردی، سخاوت، شرافت، ایمانداری، صبر، پرہیزگاری، سچائی اور قوانین وضوابط کا احترام اسلامی اقدار ہیں۔

ثقافت

ہر معاشرہ کی اپنی ایک علیحدہ ثقافت ہوتی ہے جو ایک معاشرے کو دوسرے معاشرہ سے الگ کرتی ہے۔ یہ علیحدگی کسی عدم اعتماد کی علامت نہیں بلکہ شناخت کا ایک ذریعہ ہے مثلاً زبان، لباس، رہن سہن، خوراک اور رسم و رواج ثقافت کے بنیادی عناصر ہیں۔ دُنیا کی تمام ثقافتوں میں اقدار کے فروغ پر زور دیا جاتا ہے۔

تعلیم

جس قدر علمی ترقی ہوگی اسی قدر معاشرتی اقدار پر بھی اثر پڑے گا۔ اگر کسی معاشرہ میں تعلیم کو بہت زیادہ فوقیت دی جائے تو عوام میں تعلیم کو عام کرنا اور بچوں کو سکول بھیجنا ان کی زندگی کا اہم حصہ بن جائے گا۔

کھیل

پاکستان میں رسمی تعلیم کے ساتھ ساتھ کھیلوں کو بھی نصاب کا حصہ بنایا گیا ہے کیونکہ کھیلوں کو اہمیت دینے والے ممالک ہمیشہ کھیل کے میدان میں آگے نکل جاتے ہیں۔ پاکستان میں روایتی اور جدید کھیلوں کے مقابلے کروائے جاتے ہیں مثلاً کرکٹ، ہاکی، سکوائش، فٹ بال اور والی بال وغیرہ۔ پاکستان میں پہلوانی کے فن کو بھی پسند کیا جاتا ہے۔ گلگت اور شمالی علاقوں میں پولو کا کھیل بے حد مقبول ہے۔ ہاکی ہمارا قومی کھیل ہے۔

پاکستانی کھیلوں کے مناظر

پاکستانی معاشرے کی نمایاں معاشرتی اقدار

پاکستانی معاشرہ میں نمایاں معاشرتی اقدار درج ذیل ہیں:

1۔ شادی

شادی ایک مذہبی اور معاشرتی فریضہ ہے جس کا فریقین (لڑکے اور لڑکی والوں) کی طرف سے منظم اور باضابطہ اہتمام کیا جاتا ہے۔حکومت نے عوام کی سہولت اور غیر ضروری اخراجات سے بچنے کے لیے ایک قانون بنایا ہے جس کے ذریعے شادی کی تقریب میں ایک سے زیادہ کھانوں پر پابندی ہے۔ یہ قانون عوام کی سہولت کے لیے بنایا گیا ہے تاکہ غریب لوگ بھی شادی کا فریضہ آسانی سے ادا کرسکیں۔

2۔ بچے کی پیدائش

بچے کی پیدائش کے موقع پر ہر انسان اپنی مذہبی رسوم کے مطابق عمل کرتا ہے۔مسلمان بچّے کی پیدائش کے فوراً بعد اس کے کان میں اذان دی جاتی ہے۔عزیز و اقارب خوشی مناتے ہیں تحفے تحائف بھی دیے جاتے ہیں۔اسی طرح دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے رسم و رواج کے مطابق عمل کرتے ہیں۔

3۔ اموات کی رسوم

کسی فرد کے فوت ہوجانے پر اُس کے مذہبی عقائد کے مطابق رسوم ادا کی جاتی ہیں۔سب لوگ غم میں شریک ہوتے ہیں۔

مشقی سوالات

1- ہر سوال کے چار جوابات دیے گئے ہیں، دُرست جواب پر (✓) کے نشان لگائیں۔

(i) اُونٹ کی کھال کے لیمپ پاکستان کے کس شہر میں بنائے جاتے ہیں؟

(ا) کراچی (ب) لاہور (ج) پشاور (د) مُلتان

(ii) لکڑی پر کندہ کاری کا اعلیٰ پائے کا کام کس شہر میں ہوتا ہے؟

(ا) حیدرآباد (ب) سکھر (ج) چنیوٹ (د) اسلام آباد

(iii) گلگت میں کون سا کھیل بے حد مقبول ہے؟

(ا) کرکٹ (ب) پولو (ج) ہاکی (د) فٹ بال

(iv) مسیحی، حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا یومِ ولادت کب مناتے ہیں؟

(ا) 25 اکتوبر کو　(ب) 25 نومبر کو　(ج) 25 دسمبر کو　(د) 25 جنوری کو

(v) مشہور صوفی شاعر حضرت بابا بُلھے شاہؒ کا تعلق کس صوبہ سے ہے؟

(ا) خیبر پختونخوا　(ب) پنجاب　(ج) بلوچستان　(د) سندھ

(vi) پاکستان میں عید میلا النبیؐ کا تہوار کب منایا جاتا ہے؟

(ا) 10 ربیع الاوّل　(ب) 11 ربیع الاوّل　(ج) 12 ربیع الاوّل　(د) 13 ربیع الاوّل

(vii) مشہور میلہ چراغاں کہاں لگتا ہے؟

(ا) کراچی　(ب) پشاور　(ج) کوئٹہ　(د) لاہور

(viii) حضرت بہاالدین زکریاؒ کا تعلق کس شہر سے ہے؟

(ا) لاہور　(ب) قصور　(ج) گجرات　(د) مُلتان

2- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیجیے:

(i) ثقافت سے کیا مُراد ہے؟

(ii) صوبوں میں ثقافتی تنوّع سے کیا مراد ہے؟

(iii) کھیلوں کا سامان کس شہر میں بنتا ہے؟

(iv) کوئی سے دو اسلامی تہواروں کے نام بتائیں جو پاکستان میں قومی سطح پر منائے جاتے ہیں۔

3- مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات دیں۔

(i) ثقافت کی مختلف اقسام بیان کریں۔

(ii) پاکستانی معاشرہ میں نمایاں معاشرتی اقدار کون سی ہیں بیان کریں۔

(iii) بچوں کو سماجی تربیت دینے والے اداروں کی تفصیل بیان کریں۔

عملی کام (سرگرمیاں)

(i) سکول میں ''کلر ڈے'' Colour Day منایا جائے اور علاقائی لباس پہننے پر بچوں کی حوصلہ افزائی کی جائے۔

(ii) سکول میں یومِ آزادی کی تقریب منائی جائے اور بچوں کے لیے ملّی نغمات اور ترانے پڑھے جائیں تاکہ اُن میں وطن کی محبت و سلامتی کا جذبہ پیدا ہو۔

باب 8

معاشیات

معاشیات کی تعریف

مختلف ماہرین نے معاشیات کی اپنے اپنے انداز میں تعریف اور تشریح کی ہے۔

1۔ مشہور ماہرِ معاشیات آدم سمتھ کے مطابق ''معاشیات دولت کا علم ہے''۔

2۔ پروفیسر مارشل کے مطابق ''معاشیات میں انسان کی روزمرّہ زندگی کا مطالعہ کیا جاتا ہے کہ انسان کس طرح دولت حاصل کرتا ہے۔ اُس میں خوشی کی زندگی گزارنے کے لیے مادی لوازمات کیسے حاصل کیے جاسکتے ہیں''۔

کسی ملک میں لین دین کے نظام اور اس کے اثرات کو معیشت کہتے ہیں۔ معیشت بنیادی طور پر اشیا و خدمات کی خرید و فروخت پر مبنی ہوتی ہے

عوامی اشیا اور خدمات

1۔ عوامی اشیا سے مراد وہ تمام اشیا اور سہولتیں ہیں جو حکومت اپنے عوام کو بلاتفریق مہیا کرتی ہے، ان میں سکول، ہسپتال، سڑکیں، ڈاک خانہ، پبلک پارک اور سرکاری بینک شامل ہیں۔ ملک کا کوئی بھی شہری ان سہولیات کو استعمال کرسکتا ہے۔

2۔ حکومت کی طرف سے تعلیم، صحت، پولیس اور مسلح افواج سے متعلقہ خدمات کی فراہمی سرکاری خدمات کہلاتی ہیں۔

سرکاری ہسپتال

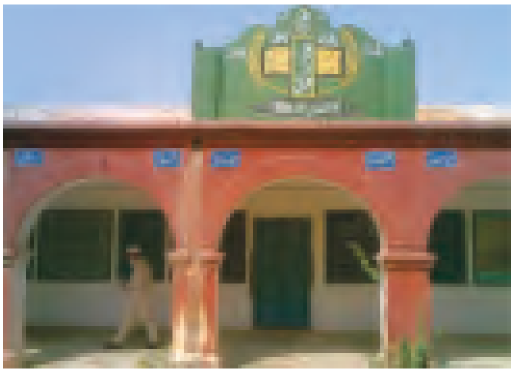

سرکاری سکول

اہم معلومات

- سرکاری پراپرٹی اور خدمات کا معاوضہ حکومت جبکہ ذاتی اور نجی اشیا اور خدمات کا معاوضہ ان کے مالکان کی ذاتی آمدنی ہوتا ہے۔

حکومت کے ٹیکسوں اور قرضوں کے لیے اقدامات

ٹیکس

حکومت اپنے ملک کے عوام کو بہتر اشیا اور خدمات کی فراہمی کی ذمہ دار ہوتی ہے لیکن یہ کام پیسے کے بغیر نہیں ہوسکتا، چنانچہ حکومت ٹیکس کے ذریعے پیسہ اکٹھا کرتی ہے۔ ٹیکس سے مراد وہ کٹوتی ہے جو حکومت متعلقہ افراد اور اداروں سے ان کی آمدنی پر ایک خاص شرح سے وصول کرتی ہے۔

ٹیکس کی اقسام

i۔ پراپرٹی ٹیکس	ii۔ انکم ٹیکس	iii۔ سیلز ٹیکس
iv۔ برآمدی اور درآمدی ٹیکس	v۔ ایکسائز ڈیوٹی	vi۔ سرچارج

حکومتی قرضے

پاکستان ایک ترقی پذیر ملک ہے۔ ملک میں سرکاری اشیا اور خدمات فراہم کرنے اور چھوٹے بڑے نئے منصوبوں کے لیے روپے کی ضرورت ہوتی ہے۔ حکومت یہ رقم ٹیکس لگا کر جمع کرتی ہے لیکن اگر ٹیکس سے یہ رقم پوری نہ ہو تو حکومت کو قرضہ لینا پڑتا ہے۔ ترقی یافتہ ممالک چھوٹے ملکوں کو قرضہ دیتے ہیں۔ عالمی بینک اور ایشیائی ترقیاتی بینک بھی کئی ترقی پذیر ملکوں کو قرضہ دیتے ہیں۔

ایک اچھا شہری ہونے کی حیثیت سے ہمارا فرض ہے کہ ہم تمام ٹیکس بروقت اور ایمانداری سے ادا کریں تاکہ حکومت اپنا نظام صحیح طریقے سے چلا سکے، عوام کو اشیا فراہم کر سکے اور ہمارا ملک قرضوں کے بوجھ سے نجات پا سکے۔

برآمدات و درآمدات

i۔ ایسی تمام اشیا جو ہم دوسرے ممالک کو بیچتے ہیں برآمدات کہلاتی ہیں۔ مثال کے طور پر چاول، روئی کی گانٹھیں، پھل، سوتی دھاگا، سوتی کپڑا اور کھیلوں کا سامان وغیرہ ہماری اہم برآمدات ہیں۔

کھیلوں کا سامان

سُوتی دھاگا

ii۔ ایسی تمام اشیا جو ہم دوسرے ممالک سے خریدتے ہیں درآمدات کہلاتی ہیں۔ باہر کے ممالک سے خریدی جانے

والی مشینری، ادویات، کاریں، ہوائی جہاز، پٹرولیم مصنوعات، ریل کے انجن وغیرہ ہماری درآمدات ہیں۔

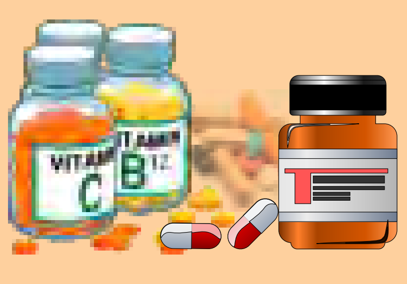

ادویات

ریلوے انجن

اہم معلومات

- برآمدات اور درآمدات کے درمیانی فرق کو توازنِ تجارت کہا جاتا ہے۔

زر کی تعریف

عام حالات میں روپیہ پیسہ یا دولت کو زر کہا جاتا ہے لیکن زر سے مراد ایک ایسی شے ہے جو لین دین کے طور پر استعمال کی جا سکے اور سب کے لیے قابلِ قبول ہو۔ مختلف ماہرینِ معاشیات نے زر کی تعریف اپنے اپنے انداز سے کی ہے۔ پروفیسر واکر کے مطابق "ہر وہ چیز جو زر کے فرائض انجام دے زر کہلائے گی"۔ اس وقت ہم کاغذی زر استعمال کرتے ہیں۔ جب ہم کوئی چیز خریدنا چاہتے ہیں تو دکان دار کو اس چیز کی قیمت کے مطابق کاغذی نوٹ دیتے ہیں اور وہ ہمیں ہماری مطلوبہ چیز دے دیتا ہے۔ اسی طرح بینکوں سے حاصل ہونے والے چیک اور پرائز بانڈز وغیرہ بھی بطورِ زر استعمال کیے جاتے ہیں۔

زر کا ارتقا

شروع میں انسان کی ضروریات محدود تھیں لیکن وقت کے ساتھ ساتھ ضروریاتِ زندگی میں اضافہ ہوتا گیا اور ایک دوسرے پر انحصار بڑھنے لگا۔ جب انسان کو اپنی ضروریات کو پورا کرنے کے لیے دوسروں سے اشیا لینا پڑیں تو زر کی ضرورت محسوس ہوئی تاکہ اشیاء کا آپس میں آسانی سے تبادلہ کیا جا سکے۔

پہلے پہل چیزوں کا ایک دوسرے کے ساتھ تبادلہ شروع کیا گیا، مثلاً جو شخص گندم پیدا کرتا وہ گندم دے کر دوسرے شخص سے کپڑا لے لیتا، لیکن تبادلے کے اس نظام میں بہت سے مسائل تھے۔ سب سے پہلے تو گندم والے شخص کو وہ شخص ڈھونڈنا پڑتا جو گندم لے کر کپڑا دے سکے۔ پھر کتنی گندم کے بدلے میں کتنا کپڑا دیا جائے۔ اس کے علاوہ بہت ساری اشیاء ایسی تھیں جن کی تقسیم ناممکن تھی مثلاً اگر ایک شخص کے پاس گائے ہے اور اسے جوتوں کی ضرورت ہے تو پوری گائے کے بدلے میں تو ایک جوڑا جوتے نہیں لیے جا سکتے اور گائے کو چھوٹے چھوٹے حصوں میں تقسیم کرنا بھی ناممکن ہے۔

ان مشکلات پر قابو پانے کے لیے ایسی شے کی تلاش شروع کی گئی جو سب کے لیے قابلِ قبول ہو اور اسے تقسیم کرنا بھی ممکن ہو۔ اس کے لیے بہت سی چیزوں کو آزمایا گیا مثلاً جانوروں کی کھالیں، غلہ، سیب، کھجور کے پتے وغیرہ۔ پھلوں اور سبزیوں کو بطورِ زر استعمال کرنے میں ایک مسئلہ اُن کے جلد خراب ہو جانے کا بھی تھا۔ جس کی وجہ سے ان کی قدر گھٹ جاتی تھی۔ اس کے بعد مختلف دھاتوں کو بطورِ زر استعمال کیا گیا۔ وقت کے ساتھ ساتھ دھاتوں کو چھوڑ کر کاغذی زر کا استعمال کیا جانے لگا۔ اور اب ہم بھی کاغذی نوٹ استعمال کرتے ہیں۔ ان کاغذی نوٹوں کو کرنسی کہا جاتا ہے۔

سو روپے کا پرائز بانڈ

سو روپے کا نوٹ

براہِ راست تبادلہ میں سب سے بڑی مشکل ضروریات کا ایک دوسرے کے مطابق نہ ہونا تھا۔
زر کے وجود میں آنے سے پہلے اشیا کو بطورِ تبادلہ استعمال کیا جاتا تھا، اسے بارٹر سسٹم کہتے ہیں۔

مختلف ممالک کی کرنسی

دنیا کے ہر ملک کی اپنی کرنسی ہے اور ہر ملک نے اپنی کرنسی کا ایک نام رکھا ہوا ہے۔ جیسے سعودی عرب کی کرنسی کا نام ریال ہے، برطانیہ کی کرنسی کو پاؤنڈ اور امریکہ کی کرنسی کو امریکن ڈالر کہتے ہیں۔ ہماری کرنسی کا نام روپیہ ہے۔

جب کوئی ملک کسی دوسرے ملک سے چیز خریدتا ہے تو عموماً اس کی ادائیگی برآمدی ملک کی کرنسی میں کی جاتی ہے یا پھر ایسی کرنسی میں کی جاتی ہے جو برآمدی ملک کے لیے قابلِ قبول ہو جیسے ڈالر، یورو وغیرہ۔ اس لیے بین الاقوامی تجارت میں ملکی درآمد کنندگان کو غیر ملکی اشیا کی خریداری کے لیے اپنی کرنسی برآمدی ممالک کی کرنسیوں میں تبدیل کروانی پڑتی ہے۔ مثال کے طور پر سعودی عرب سے پٹرول منگوانے کی صورت میں پاکستان کو اپنی کرنسی سعودی ریال میں تبدیل کروانا ہوگی جبکہ برطانیہ اور امریکہ سے اشیا کی خریداری کے لیے ہمیں پاؤنڈ اور امریکن ڈالر کی ضرورت ہوگی۔ ہم جب چاہیں اپنے روپے سے غیر ملکی کرنسی ایک طے شدہ شرح سے خرید سکتے ہیں۔

مختلف ممالک اور اُن کی کرنسی

ملک کا نام	کرنسی کا نام	تصویر
پاکستان	روپیہ	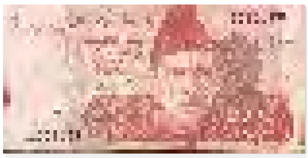
سعودی عرب	ریال	
چین	یوآن	
امریکہ	ڈالر	
برطانیہ	پاؤنڈ سٹرلنگ	
متحدہ عرب امارات	درہم	
یورپی یونین	یورو	
ترکی	لیرا	

افراد کی زندگی اور کاروبار میں بینک کا کردار

بینک

عام طور پر بینک ایک ایسا مالی ادارہ ہوتا ہے جو لوگوں سے اُن کی بچتیں جمع کرتا ہے اور پھر ان رقوم کو اکٹھا کر کے صنعت کاروں کو قرض فراہم کرتا ہے۔ اپنے حصے کا منافع رکھ کر باقی منافع بینک ان لوگوں میں تقسیم کر دیتا ہے جن لوگوں نے یہ پیسے بینک میں جمع کروائے ہوتے ہیں۔

بینکوں کی اقسام

کسی بھی ملک میں کچھ بینک ایسے ہوتے ہیں جو صرف خاص مقاصد کے لیے قرض فراہم کرتے ہیں، مثلاً زرعی بینک صرف کسانوں کو کھاد یا بیج خریدنے کے لیے قرض فراہم کرتا ہے۔ اگر کوئی شخص صنعت لگانا چاہتا ہے تو صنعتی بینک اس کو قرضہ فراہم کرتا ہے۔ مائیکروفنانس بینک صرف چھوٹے درجے کے کاروبار اور صنعتوں کو قرضہ فراہم کرتے ہیں۔

بینک کسی بھی ملک کی ترقی میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ وہ لوگوں سے ان کی بچتیں جمع کرتے ہیں جس سے غیر استعمال شدہ رقم استعمال میں آتی ہے اور لوگوں کی آمدنی میں اضافہ ہوتا ہے۔ بینک بھی لوگوں کو مختلف کاروبار اور دیگر مقاصد کے لیے قرضہ دیتے ہیں مثلاً گھر اور گاڑی خریدنے کے لیے، تعلیم کے اخراجات کے لیے وغیرہ وغیرہ۔

بینک ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے قرضے فراہم کرتے ہیں اور معاشی عمل کو جاری رکھنے کے لیے معیشت کے تمام منصوبوں کو ترجیحی بنیادوں پر قرضے فراہم کرتے ہیں۔

بینک لوگوں کو پیسہ بچانے کی ترغیب دیتے ہیں اور بچتوں کی اہمیت اجاگر کرنے کے لیے مختلف پالیسیاں وضع کرتے ہیں تاکہ سرمایہ کاری کے لیے رقوم فراہم کی جاسکیں اور معاشی ترقی کا عمل رُکنے نہ پائے۔

سٹیٹ بینک آف پاکستان کا کردار

ہر ملک میں ایک مرکزی بینک ہوتا ہے جو حکومت کی زیرِ سرپرستی مختلف مالی فرائض سرانجام دیتا ہے۔ ہمارے ملک میں اس بینک کا نام سٹیٹ بینک آف پاکستان ہے جو درج ذیل امور طے کرتا ہے:

1۔ نئے نوٹ جاری کرنا

سٹیٹ بینک آف پاکستان 10 روپے سے لے کر 5000 روپے کی مالیت کے نوٹ جاری کرتا ہے جو ملک کے معاشی لین دین میں بطورِ کرنسی استعمال ہوتے ہیں۔ ہر نوٹ حکومتِ پاکستان کی ضمانت سے جاری ہوتا ہے اور اس پر تحریر ہوتا ہے کہ بینک دولت پاکستان نوٹ کی رقم حامل ہذا کو مطالبہ پر ادا کرے گا۔

2۔ حکومت کا مالی مشیر

سٹیٹ بینک آف پاکستان کو حکومت کا مرکزی بینک بھی کہا جاتا ہے کیونکہ یہ بینک حکومت کے مالی مشیر کے طور پر کام کرتا ہے۔ یہ حکومت کے لیے وہ سارے امور سرانجام دیتا ہے جو ایک تجارتی بینک عام لوگوں کے لیے کرتا ہے۔

3۔ بینکاری نظام کو کنٹرول کرنا

سٹیٹ بینک تمام بینکاری نظام کو کنٹرول اور اس کی نگرانی کرتا ہے۔ مشکل وقت میں بینکوں کو قرضے بھی فراہم کرتا ہے۔

4۔ زرِمبادلہ کا محافظ

کسی بھی ملک میں مرکزی بینک کے پاس موجود غیر ملکی کرنسی، سونا اور دیگر اہم مالی اثاثہ جات کو اس ملک کے زرِمبادلہ کے ذخائر کہا جاتا ہے۔ مرکزی بینک زرِمبادلہ کا نگران ہوتا ہے۔ اس بینک کا یہ بھی فرض ہے کہ برآمدات اور درآمدات میں توازن برقرار رکھے تاکہ زرِمبادلہ کے ذخائر محفوظ رہیں۔

4۔ پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار

وفاقی حکومت ملک کی معاشی ترقی میں اہم کردار کرتی ہے مثلاً سرمایہ کاری کے فروغ کے لیے اقدامات، کاروبار کے لیے آسان اقساط پر قرضوں کی فراہمی، زراعت میں ترقی کے لیے کاشت کاروں کے لیے سبسڈی (Subsidy) اور ناگہانی صورتحال میں کاشتکاروں صنعتکاروں اور مختلف شعبوں سے وابستہ لوگوں کی اعانت کرنا شامل ہیں۔

پاکستان کا معاشی نظام

پاکستان اسلامی جمہوریہ مملکت ہے۔ پاکستان کے معاشی نظام کی بنیاد اسلام ہے۔ اسلامی معاشی نظام کائنات میں موجود ان گنت وسائل مثلاً معدنیات، جنگلات، نباتات، حیوانات، دریا، پہاڑ، سمندر سے بھرپور استفادہ کرنے کا درس دیتا ہے اور انسان کو ترغیب دیتا ہے کہ وہ اپنے فکر و عمل سے ان وسائل کو بروئے کار لائے۔ یوں اسلامی نظام وسائل کے بھرپور استعمال سے قومی پیداوار میں اضافے کا درس دیتا ہے۔ کائنات میں موجود ہر شے کا مالک اللہ تعالیٰ ہے۔ تاہم اس نے کچھ چیزیں انسان کو بطور امانت دی ہیں اور ان اشیا پر حقوق ملکیت بھی دیے گئے ہیں۔ مثال کے طور پر جائز ذرائع سے حاصل کردہ آمدنی پر اسلام افراد کے حق ملکیت کو تسلیم کرتا ہے۔ اسلامی معاشی نظام میں دولت کی منصفانہ تقسیم پر خصوصی توجہ دی گئی ہے۔

اسلامی معاشی نظام میں گردِش دولت کو موثر بنانے کے لیے زکوۃ کے نظام کے ذریعے دولت کے ارتکاز کو روکا گیا ہے۔ اسلام کے معاشی نظام میں سود لینے اور دینے کی سخت ممانعت ہے۔ اسلام بلا سود بنکاری نظام کی تاکید کرتا ہے۔

مشقی سوالات

1۔ مختصر جواب دیں:

i۔ عوامی اشیاء سے کیا مراد ہے؟

ii۔ درآمدات اور برآمدات میں فرق واضح کریں؟

iii۔ بارٹر سسٹم کی تعریف لکھیں۔

iv۔ زر کی تعریف لکھیں۔

v۔ سٹیٹ بینک کو مرکزی بینک کیوں کہا جاتا ہے؟

2۔ ہر سوال کے چار جواب دیے گئے ہیں، دُرست پر (✓) کا نشان لگائیں۔

i۔ حکومت کا مالی مشیر کس بینک کو کہا جاتا ہے؟

(الف) صنعتی بینک (ب) زرعی بینک (ج) سٹیٹ بینک (د) تجارتی بینک

ii۔ ریال کس ملک کی کرنسی ہے؟

(الف) جاپان (ب) امریکہ (ج) متحدہ عرب امارات (د) سعودی عرب

iii۔ جو غیر ملکی کرنسی مرکزی بینک کے پاس ہوتی ہے اُسے کیا کہتے ہیں؟

(الف) قرضہ (ب) تجارت (ج) کرنسی (د) زرِمبادلہ

iv۔ ایک شے کا کسی دوسری شے کے عوض تبادلہ کیا کہلاتا ہے؟

(الف) معاشی نظام (ب) خریداری (ج) بارٹر سسٹم (د) زر

v۔ دولت کے مطالعہ کے علم کو کیا کہتے ہیں؟

(الف) سیاسیات (ب) عمرانیات (ج) معاشیات (د) ریاضیات

3۔ تفصیل سے جواب دیں۔

i۔ بینک کی تعریف اور اقسام بیان کریں۔

ii۔ ٹیکس کی تعریف کریں اور بتائیں کہ ٹیکس دینا کیوں ضروری ہے؟

iii۔ پاکستان کی اہم درآمدات اور برآمدات کے نام لکھیں۔

iv۔ سٹیٹ بینک آف پاکستان کے فرائض لکھیں۔

v۔ پاکستان کی معیشت میں وفاقی حکومت کا کردار بیان کریں۔

عملی کام (سرگرمیاں)

i۔ مختلف ممالک کی کرنسیوں کے ناموں کا چارٹ بنا کر کلاس میں آویزاں کریں۔

ii۔ استاد کی مدد سے کلاس میں لین دین کا عملی مظاہرہ کریں۔

ii۔ طلبہ زر کے ارتقاء کو ایک کہانی کی شکل میں تحریر کریں۔

فرہنگ

الفاظ	معنی
محل وقوع	آس پاس کی جگہیں
گلوب	کرّہ زمین، زمین کا گول نقشہ
نقشہ	خاکہ، سانچا، بناوٹ
طبعی خطہ	قدرتی زمین
ریگستان	صحرا، ریتلا میدان
گنجان	گھنا
گرد باد	بگولہ، ہوا جس میں غبار ملا ہو
شمسی سال	سورج سے منسوب سال
قمری سال	چاند سے منسوب سال
ارتقاء	ترقی، بتدریج بڑھنا
جُداگانہ	الگ الگ
مطالبہ	اپنا حق مانگنا، درخواست
سیاح	سیر کرنے والا، مسافر
قبیلہ	خاندان، گروہ
ڈھانچہ	خاکا، قالب
بِلا امتیاز	بِلا تمیز، بغیر فرق کے
ذرائع ابلاغ	پیغام رسانی کے ذرائع
ایجاد	نئی چیز

الفاظ	معنی
آگہی	خبردار، واقف ہونا
یکجہتی	اتحاد، دوستی
جانب داری	طرف داری
ثقافت	تہذیب، تمدن
مُحبّ وطن	وطن سے محبت کرنے والا
جفاکش	محنت کرنے والا
ثقافتی تنوع	تہذیب کی رنگا رنگی
فنون	علم و فن
مہارتیں	قابلیت، ہنر مندی
اقدار	اصول، معیار، قدر کی جمع
معاشیات	دولت سے متعلقہ علم
درآمدات	وہ مال جو باہر سے ملک میں آتے ہیں۔
برآمدات	وہ مال جو ملک سے باہر بھیجا جاتا ہے۔
زر	روپیہ، پیسہ یا دولت
مشیر	مشورہ دینے والا، رائے دینے والا
تکمیل	مکمل، انجام پانا
اُجاگر	نمایاں کرنا، روشن کرنا
زرِ مُبادلہ	وہ سکّہ جس کے ذریعے بین الاقوامی تجارت کی جائے۔